بجٹ تقریر 2016-17

سینیٹر محمد اسحاق ڈار

وفاقی وزیر برائے خزانہ، مالیات، اقتصادی امور،

شماریات اورنجکاری

قومی اسمبلی 03 جون2016

☆☆☆

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

☆☆☆☆

حصہ اول

جناب اسپیکر!

1۔ آج جب میں اِس حکومت کا چوتھا بجٹ پیش کر رہا ہوں تو اس وقت وزیر اعظم پاکستان اور قائد ایوان اپنی کامیاب اوپن ہارٹ سرجری کے بعد تیزی سے روبہ صحت ہو رہے ہیں۔ اس ایوان، پوری قوم اور دنیا بھر سے کروڑوں لوگوں کی دعائیں اُن کے ساتھ ہیں کہ وہ جلد مکمل صحت یاب ہوں اور وطنِ عزیز واپس آ کر اپنی قیادت کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔

جناب اسپیکر!

2۔ جب ہم جون 2013ء میں درپیش معاشی چیلنجز کو یاد کرتے ہیں اور گذشتہ 3 سال میں ہم نے وزیراعظم نواز شریف کی قیادت میں جو سفر طے کیا اُس کو دیکھتے ہیں تو اللہ کی رحمتوں کا بے حد شکر ادا کرتے ہیں جو اس نے ہم پر کیں، الحمدُ للہ معیشت کو درپیش خطرات ٹل چکے ہیں، اور ملک استحکام اور ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ پاکستان کے جون 2014 تک دیوالیہ ہونے کی پیش گوئیاں کرنے والے ناکام ہوگئے اور ہم نے ملک کو نہ صرف دیوالیہ ہونے سے بچایا بلکہ معیشت کو اتنا مستحکم کیا کہ آج بین الاقوامی ادارے پاکستان کا نام عزت اور وقار سے لے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

3- ہم نے معاشی چیلنجز کے مقابلے کیلئے 2013 کے جنرل الیکشن سے پہلے ایک واضح حکمتِ عملی تیار کی جس کا اعلان ہمارے منشور میں کیا گیا اور جس کی بنیاد پر ہم نے انتخابات 2013ء میں کامیابی حاصل کی۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ملک کا چوتھا بجٹ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہر بجٹ میں ہماری کارکردگی پچھلے سال سے بہتر رہی ہے اور تمام اقتصادی اشاریئے (Economic Indicators) اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔

2012-13 اور 2015-16 کی معاشی کارکردگی کا موازنہ

جناب اسپیکر!

4- میں اس معزز ایوان کے سامنے گزشتہ 10-9 ماہ کی معاشی کارکردگی کی بنیاد پر مکمل مالی سال 2015-16 کے اعدادوشمار پیش کرتے ہوئے جون 2013 میں پائی جانے والی صورتحال سے موجودہ معاشی حالت کا موازنہ پیش کرتا ہوں۔

☆ **معاشی ترقی (Economic Growth)** : گزشتہ دو سال ترقی کی شرح کئی سالوں کے بعد 4فیصد سے اوپر رہنے کے بعد رواں مالی سال 2015-16 میں معاشی ترقی کا تخمینہ 4.71 فیصد ہے جو کہ پچھلے 8 سالوں میں سب سے زیادہ ہے ۔ یہ کارکردگی مزید بہتر ہوتی اگر کپاس کی فصل میں 28 فیصد کا نقصان نہ ہوتا جس کی وجہ سے قومی پیداوار میں 0.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔

☆ **فی کس آمدن (Per Capita Income)** جو مالی سال 2012-13 میں 1,334 ڈالرتھی 2015-16 میں بڑھ کر 1,561 ڈالر ہوگئی ۔ ڈالرز میں یہ 17فیصد اضافہ جبکہ روپوں میں 24 فیصد اضافہ ہے۔

☆ **افراطِ زر یا مہنگائی کی شرح (Inflation)** جوکہ 2008-13 کے دوران 12فیصد رہی، مالی سال 2012-13 میں 7.4فیصد پر تھی ۔ مالی سال 2015-16 میں جولائی ۔مئی کے عرصے کے دوران افراطِ زر کی اوسط شرح 2.82 فیصد ریکارڈ کی گئی جوکہ پچھلے 10 سالوں میں مہنگائی کی کم ترین شرح ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ معاشی ترقی کی نہ صرف بحالی ہوئی ہے بلکہ اس کے ساتھ مہنگائی میں اضافہ بھی نہیں ہوا۔

☆ **ٹیکسوں کی وصولی** میں مالی سال 2012-13 میں 3.38 فیصد اضافے کے ساتھ 1,946 ارب روپے کا ٹیکس جمع کیا گیا۔ موجودہ مالی سال2015-16 میں 3,104 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے اور اب تک ہونے والی وصولیوں کی بنیاد پر یہ نظر آرہا ہے کہ جون کے اختتام تک انشاء اللہ یہ ہدف پورا ہو جائے گا۔ اس طرح 3 سالوں میں محصولات میں 60 فیصد اضافہ ہو گا جوکہ تاریخی ہے۔ Tax to GDP کی شرح جو 2012-13 میں 8.5 فیصد تھی اب بڑھ کر 10.5فیصد ہوگئی ہے۔

☆ **مالیاتی خسارہ (Fiscal Deficit)** جو 2012-13 میں 8.2 فیصد تھا ، اس کو 3 سال میں کم کر کے 4.3 فیصد کیا جا رہا ہے۔

☆ **نجی شعبے کو کریڈٹ (Private Sector Credit)** جو مالی سال 2012-13 میں منفی 19 ارب تھا، مئی 2016 تک رواں مالی سال میں 312 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے۔

☆ **اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا پالیسی ریٹ** جو مئی 2013 میں 9.5 فیصد تھا ، مئی 2016 تک کم ہو کر 5.75 فیصد پر آ چکا ہے جو کہ پچھلے 40 سال میں کم ترین شرح ہے۔

☆ **برآمدات (Exports)** جوکہ جولائی ۔ اپریل 2012-13 میں 20.5 ارب ڈالر تھیں، مالی سال 2015-16 کے اسی عرصے میں 11 فیصد کمی کے ساتھ 18.2 ارب ڈالر رہیں۔ برآمدات میں ہونے والی اس کمی کی بڑی وجہ Decline in Globle Comodities Prices ہے۔

☆ **درآمدات (Imports)** جوکہ جولائی ۔ اپریل 2012-13 میں 33 ارب ڈالر تھیں 2015-16 کے اسی عرصے میں 32.7 ارب ڈالر رہیں۔ تیل کی درآمد کی مد میں 40 فیصد بچت ہوئی لیکن ہم نے اس کو مشینری اور صنعتی خام مال کی درآمدات میں اضافے کے لیے استعمال کیا جس کی بنا پر معاشی ترقی میں مزید بہتری آئے گی۔ پچھلے تین سال میں مشینری کی درآمدات میں 40 فیصد اضافہ ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ سرمایہ کاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔

☆ **بیرونی ترسیلات (Foreign Remittances)** جولائی۔ اپریل 2012-13 میں 11.6 ارب ڈالر ریکارڈ کی گئیں جو موجودہ مالی سال کے اسی عرصے میں 16 ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہیں۔اور رواں مالی سال کا ہدف 19 ارب

ڈالر ہے۔ جس کے لیے سمندر پار پاکستانیوں کی کاوشیں قابلِ ستائش ہیں۔

☆ **شرحِ مبادلہ (Exchange Rate)** گزشتہ تین سالوں میں مستحکم رہی۔ جون 2013 کے 99.66 روپے فی ڈالر کے مقابلے میں موجودہ شرحِ مبادلہ 104.70 روپے فی ڈالر ہے ۔ پاکستان جیسی معیشت میں شرحِ مبادلہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ تمام اقتصادی اشاریوں (Economic Indicators) پر اثر انداز ہوتی ہے۔ شرحِ مبادلہ میں اس طرح کا استحکام پچھلے کئی برس سے دیکھنے میں نہیں آیا اور اس سے لوگوں کا ہماری معیشت پر اعتماد بحال ہوا ہے۔

☆ **زرِمبادلہ کے ذخائر** جو کہ جون 2013 میں SBP کے پاس 6 ارب ڈالر تھے وہ ماضی کے Swap اور فوری واجب الادا رقوم کے بعد فروری 2014 میں 2.8 ارب ڈالر کی تشویش ناک حد تک گر چکے تھے وہ 30 مئی 2016 کو بڑھ کر 16.8 ارب ڈالر ہو چکے ہیں۔ جبکہ کمرشل بنکوں کے پاس موجود 4.8 ارب ڈالر ذخائر شامل کر کے الحمدللہ 21.6 ارب ڈالر پر پہنچ گئے ہیں جو کہ ایک نیا تاریخی ریکارڈ ہے۔ اور یوں ہم نے ملکی معیشت کو بیرونی اتار چڑھاؤ سے بڑی حد تک محفوظ کر لیا ہے۔

☆ **Current Account Deficit**: پچھلے تین سالوں میں کرنٹ اکاؤنٹ کے خسارے کو اوسطاً مجموعی قومی پیداوار کے 1 فیصد کے برابر رکھا گیا ہے۔

☆ **سٹاک ایکسچینج انڈیکس (Stock Exchange Index)** جو کہ 11 مئی 2013 کو 19,916 کی سطح پر تھا، اب تک 36 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اسی عرصے میں Market Capitalization 5.049 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 7.391 ٹریلین روپے اور 51.3 ارب ڈالر سے بڑھ کر 70.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئی

ہے۔ پچھلے 15 سال سے لاہور، کراچی اور اسلام آباد سٹاک ایکسچینجز کا Pending Merger، 11 جنوری 2016 کو مکمل کر لیا گیا ہے اور یہ توقع کی جا رہی ہے کہ عنقریب پاکستان سٹاک ایکسچینج Emerging Markets میں شامل ہو جائے گا۔

-5 اس مختصر جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان نے نہ صرف ٹھوس بنیادوں پر Macro Economic Stability حاصل کر لی ہے بلکہ ملک ترقی کے راستے پر گامزن ہو گیا ہے۔ عالمی ماہرین اقتصادیات، اہم اقتصادی جریدوں اور بین الاقوامی اداروں نے پاکستان کی اس کارکردگی کو سراہا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اس معاشی ترقی کے سفر کو مزید تیز کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ جس کا عکس اس بجٹ میں نظر آئے گا۔

بجٹ حکمت عملی کے اہم عناصر

جناب اسپیکر!

-6 بجٹ حکمت عملی کے اہم عناصر یہ ہیں:

☆ **مالیاتی خسارے میں کمی:** مالی سال 17-2016 میں مالیاتی خسارے کو 4.3 فیصد سے کم کر کے 3.8 فیصد کیا جائے گا۔

☆ **مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری:** ہم مالیاتی خسارے میں کمی سے حاصل ہونے والے فوائد کو مزید بڑھائیں گے۔ مالی سال 2017 میں مالیاتی خسارے کو 4.3 فیصد سے کم کر کے 3.8 فیصد کیا جائے گا۔ Fiscal Responsibility and Debt Limitation Act 2005 میں ترمیم کے ذریعے ہم مالیاتی انتظام میں دو اہم اصلاحات کریں گے۔ اس سلسلے میں ایک تو وفاقی حکومت کے مالیاتی

خسارے کی حد مقرر کی جا رہی ہے۔ 2017-18 سے وفاقی خسارہ مجموعی پیداوار کے 4 فیصد تک کم کیا جائے گا اور آئندہ برسوں میں اس کی حد 3.5 فیصد ہوگی۔ علاوہ ازیں قرضے اور مجموعی قومی پیداوار کی شرح کو کم کرکے آئندہ دو برسوں میں 60 فیصد تک لایا جائے گا اور پندرہ سال میں اسے مزید کم کرکے 50 فیصد کر دیا جائے گا۔

☆ **ٹیکس محصولات میں اضافہ:** تقریر کے دوسرے حصہ میں ٹیکس سفارشات بیان کی جائیں گی۔ تاہم اس موقع پر یہ واضح کرتا چلوں کہ مالیاتی خسارے میں مجوزہ کمی ٹیکس محصولات میں بہتری اور اخراجات میں نظم و ضبط لانے سے ہی ممکن ہو گی۔

☆ **توانائی پر مسلسل توجہ:** توانائی کا شعبہ شروع ہی سے ہماری حکومت کی ترجیحات میں شامل رہا ہے۔ جون 2013 میں ملک کو توانائی کے شدید بحران کا سامنا تھا۔ ہم نے اس بحران سے مستقل بنیادوں پر نمٹنے کیلئے ٹھوس حکمت عملی بنائی جس سے لوڈ شیڈنگ میں واضح کمی ہوئی اور اب لوڈ شیڈنگ ایک باضابطہ نظام کے مطابق ہورہی ہے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف کی سربراہی میں کابینہ کمیٹی برائے توانائی کے بنائے ہوئے جامع منصوبے پر عملدرآمد کی وجہ سے مارچ 2018 تک 10,000 میگا واٹ سے زیادہ اضافی بجلی نیشنل گرڈ میں شامل ہو جائے گی جس سے انشاء اللہ ملک میں لوڈشیڈنگ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مارچ 2018 کے بعد داسو، دیامیر بھاشا، کراچی سول نیوکلیئر انرجی اور CPEC کے تحت دیگر Coal کے منصوبے زیرِ تعمیر ہوں گے۔

☆ **برآمدات کا فروغ (Exports Promotion):** اس بجٹ میں ہم برآمدات میں سہولت دینے ، کاروباری لاگت کم کرنے اور Regulatory Regime کو بہتر بنانے کیلئے مختلف اقدامات کا اعلان کریں گے۔

☆ **غربت اور بے روزگاری:** ہماری مربوط پالیسیوں کے نتیجے میں دیہی اور شہری علاقوں میں غربت اور بے روزگاری میں کمی آئی ہے۔ حال ہی میں عالمی بنک کے اشتراک سے کئے گئے Pakistan Social and Living Standard Measurment (PSLM) سروے کے مطابق Cost of Basic Needs فارمولے کے تحت 02-2001 میں غربت کی شرح 64.2 فیصد سے کم ہو کر 14-2013 میں 29.5 فیصد ہوگئی ہے جبکہ Food Energy Intake فارمولے کے تحت یہ اسی دورانیے میں 34.6 فیصد سے کم ہو کر 9.31 فیصد پر آ چکی ہے۔ اسی طرح بے روزگاری (Unemployment) کی شرح بھی 13-2012 میں 6.2 فیصد سے کم ہوکر 15-2014 میں 5.9 فیصد پر آ گئی ہے۔

☆ **Benazir Income Support Progarm (BISP)** : اس پروگرام کے تحت معاشرے کے کمزور طبقے کو سہارا دیا جا رہا ہے جو کہ ہم سب کی ذمہ داری اور اُن کا حق ہے۔ اس پروگرام کے اہم خدوخال یہ ہیں:

(i) مالی سال 13-2012 کے 40 ارب کے بجٹ کو بتدریج بڑھا کر موجودہ مالی سال تک 102 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ 17-2016 کے بجٹ میں اسے مزید بڑھا کر 115 ارب روپے کیا جارہا ہے۔

(ii) جون 2013 میں اس پروگرام کے تحت رقم حاصل کرنے والے خاندانوں کی تعداد 37 لاکھ تھی جو بڑھ کر جون 2016 تک 53 لاکھ ہو جائے گی۔ 17-2016 کے مالی سال میں یہ تعداد مزید بڑھ کر 56 لاکھ کرنے کا ہدف ہے۔

(iii) 2013 میں اس پروگرام کے تحت ایک خاندان کو سال بھر میں 12 ہزار روپے کا وظیفہ دیا جاتا تھا۔ جو بڑھا کر 18,800 روپے کر دیا گیا ہے۔

(iv) پاکستان بیت المال کے بجٹ کو دوگنا کرکے چار ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ **آئی ٹی کے شعبے کی ترقی و ترویج:** آئی ٹی کے شعبے کی ترقی و ترویج کیلئے گزشتہ بجٹ میں بہت سے اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا۔ ان اقدامات پر عملدرآمد شروع ہوگیا ہے جس کی وضاحت میں یہاں کرنا چاہوں گا۔

- **دیہی علاقوں میں ٹیلی فون اور آئی ٹی کی سہولیات کا پروگرام:** ٹیلی فون اور IT کی سہولیات دور دراز علاقوں تک پہنچانے کے لیے حکومت نے Universal Service Fund کے ذریعے 2016-17 میں چار نئے منصوبے شروع کئے جارہے ہیں جن کے تحت بلوچستان میں خاران ، واشُوق، اور ڈیرہ بگٹی، خیبرپختونخواہ میں کوہستان اور فاٹا میں وزیرستان کے علاقوں میں 2.43 ارب روپے کی لاگت سے نئی لائنیں بچھائی جارہی ہیں جبکہ پہلے سے جاری منصوبوں پر 9.52 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ مالی سال 2016-17 میں دیہی علاقوں کو ٹیلی فون کی سہولت فراہم کرنے کیلئے کل 11.94 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔

- **انٹرنیٹ کی سہولت (Broadband Program):** مالی سال 2016-17 میں ملک کے جنوبی علاقوں میں 56 ہزار نئے صارفین کو تیزرفتار انٹرنیٹ (Broadband) کی سہولت میسر کی جائے گی۔ اس کے علاوہ 125 تعلیمی اداروں اور 55 سماجی مراکز (Community Centres) کو بھی یہ سہولت مہیا کی جائے گی جس پر 48 کروڑ 25 لاکھ روپے لاگت آئے گی۔

- Optic Fiber Cable منصوبے کے تحت مالی سال 2016-17 میں بلوچستان میں جاری منصوبوں کی تکمیل کیلئے 63 کروڑ 40 لاکھ روپے اور خیبر پختونخواہ، بلوچستان، سندھ اور پنجاب میں 3 نئے منصوبوں کے لیے 1.9 ارب روپے خرچ ہوں گے۔
- اس کے علاوہ پاکستان بیت المال کے تحت خواتین مراکز میں کمپیوٹر لیبارٹری کا قیام، وزیراعظم کا انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی سکالرشپ، وزیر اعظم کا سکالر شپ برائے ہونہار طلبہ بلوچستان پروگرام اور وزیر اعظم کا قومی ICT انٹرن شپ پروگرام پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے جن پر مالی سال 2016-17 میں تقریباً ایک ارب روپیہ خرچ ہو گا۔
- حال ہی میں وزیر اعظم پاکستان نے چین اور پاکستان کے مابین Cross-Border Optic Fiber Project کی تعمیر کا افتتاح کیا۔جس سے دونوں ملکوں کے درمیان نئے تعاون کا آغاز ہو گا۔

Medium Term Macro Economic Framwork

جناب اسپیکر!

7۔ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی ہماری بجٹ کی حکمت عملی تین سالہ وسط مدتی تناظر میں بنائی گئی ہے جو کہ 2016-19 تک کا احاطہ کرتی ہے۔جس کے اہم نکات یہ ہیں:۔

☆ GDP Growth کو مالی سال 19-2018 تک بتدریج 7 فیصد تک لے جایا جائے گا۔

☆ افراطِ زر کو Single Digit تک رکھا جائے گا۔

☆ Investment to GDP Ratio کو 21 فیصد تک بڑھایا جائے گا۔

☆ مالی خسارہ (Fiscal Deficit) کم کر کے GDP کے 3.5 فیصد تک لایا جائے گا۔

☆ Tax to GDP Ratio کو 14 فیصد تک بڑھایا جائے گا۔

☆ زرِمبادلہ کے ذخائر کو 30 ارب ڈالر تک بڑھایا جائے گا۔ انشاء اللہ

8۔ ہماری نظر میں حالیہ 3 سالہ کارکردگی کے تناظر میں یہ ایک قابلِ عمل Macroeconomic Framework ہے۔

ترقیاتی پروگرام

جنابِ اسپیکر!

9۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ بجٹ خسارے پر قابو پانے کے لیے ہمیشہ ترقیاتی اخراجات میں کمی کی گئی۔ ہماری حکومت نے بڑی کامیابی سے اس روش کو ختم کیا اور ترقیاتی اخراجات میں کمی کیے بغیر مالی نظم و ضبط قائم کیا۔

10۔ ہماری حکومت کے تیسرے سال کے اختتام پر ترقیاتی اخراجات 348 ارب روپے سے

بڑھ کر 661 ارب روپے تک پہنچ جائیں گے اور مالی سال 2016-17 کے لیے اس کا ہدف 800 ارب روپے رکھا گیا ہے۔

11۔ ترقیاتی پروگرام کا مقصد تعلیم وصحت کی بلا تفریق فراہمی، خواتین کو بااختیار بنانے اور غربت کے خاتمے کے ذریعے انسانی و سماجی ترقی کو مزید بہتر بنانا ہے تاکہ نوجوان آبادی کے اچھے تناسب کا فائدہ اٹھایا جاسکے اور معیشت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو۔

12۔ ترقیاتی عمل میں سرکاری اور نجی شعبے کی شراکت داری (Public Private Partnership) کو بڑھانے کے لیے بھی حکمت عملی تیار کی گئی ہے۔ اس ضمن میں ٹرانسپورٹ، مواصلات، مالیات، صنعت اور خدمات جیسے زیادہ ترقی کی صلاحیت رکھنے والے شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ نتیجتاً ان شعبہ جات کی شرح ترقی (Growth Rate) اور GDP میں ان کی شراکت کو بڑھانے کے لیے جامع عملی منصوبہ جات مرتب کر لیے گئے ہیں۔

13۔ عوامی سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ نجی سرمایہ کاری میں اضافہ کے لیے بھی سرتوڑ کوششیں کی جا رہی ہیں جن میں سرکاری اور نجی شراکت داری میں اضافہ، براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری، اور مالی سہولیات کے ساتھ ساتھ خصوصی معاشی علاقوں (Special Economic Zones) کا قیام شامل ہے۔

14۔ اب میں ترقیاتی بجٹ کے ان چیدہ چیدہ حصوں کا ذکر کروں گا جن میں ان شعبہ جات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے جو کہ معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔

آبی وسائل

جناب اسپیکر!

15۔ ترقیاتی پروگرام میں پانی کے شعبہ پر بھاری سرمایہ کاری کی جا رہی ہے جس کے تحت ہم ملک کے مختلف علاقوں میں جاری منصوبوں پر 32 ارب روپے کی سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ دیامر بھاشا ڈیم جو پاکستان کے مستقبل کے لیے نہایت اہم ہے جس میں 4.7 ملین ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے اور4,500 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت ہو گی۔بجٹ میں اس منصوبے کیلئے 32 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پن بجلی کا ایک اور اہم منصوبہ داسو (Dasu) ڈیم ہے جو Phase-1 میں 2160 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ابتدا میں اس منصوبے کیلئے 42 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔

16۔ **بلوچستان** میں پانی کے منصوبے اس شعبے میں حکومت کی دوسری اہم ترجیح ہیں۔ جس کے تحت Flood Dispersal Structures, Delay Action Dams، نہروں اور پانی ذخیرہ کرنے والے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر عمل میں لائی جائے گی۔ اس سلسلے میں بنیادی توجہ ان منصوبوں پر ہو گی جنہیں آئندہ 2 سال میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔ ان میں کچھی کینال (ڈیرہ بگٹی اور نصیر آباد)، نولنگ ڈیم (جھل مگسی)، پٹ فیڈر کینال کی ڈیرہ بگٹی تک توسیع اور شادی خور ڈیم (گوادر) شامل ہیں۔ حال ہی میں گوادر میں بسول ڈیم پر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس سال کئی چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے منصوبے پر مزید پیش رفت کی جا رہی ہے۔

17۔ اسی طرح **سندھ** میں رینی کینال (گھوٹکی اور سکھر) اور RBOD کی سہون شریف سے سمندر تک توسیع اور دارموت ڈیم کے منصوبے بتدریج آگے بڑھ رہے ہیں۔ **پنجاب** میں پاپین

ڈیم (راولپنڈی) پر تعمیر کا آغاز ہوگا۔ داسو کے علاوہ خیبر پختونخواہ میں ضلع مانسہرہ میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لیے فنڈز مہیا کیے جائیں گے اور چشمہ رائٹ بینک کینال پر 1st Lift Cum Gravity کا اہم منصوبہ شروع ہو گا۔ فاٹا میں کُرّم تنگی ڈیم (شمالی وزیرستان) اور گومل زام ڈیم (جنوبی وزیرستان) پر کام جاری رکھا جائے گا۔

18۔ اس کے علاوہ پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخواہ میں سیلاب سے تحفظ اور پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے کھالوں کی پختگی اور ملک بھر میں نکاسیٔ آب کے منصوبوں پر کام جاری رکھا جائے گا۔

توانائی (Energy)

19۔ میں نے پہلے بھی توانائی کے شعبے پر حکومت کی توجہ کا ذکر کیا ہے۔ ہم نے شعبے کی اصلاح کے لیے کئی اقدامات اٹھائے ہیں جن میں ترسیل کے دوران بجلی کے زیاں میں کمی، وصولیوں میں بہتری، چوری کے خاتمے اور گردشی قرضہ (Circular Debt) کا خاتمہ شامل ہیں۔ تاہم ہماری اصل توجہ توانائی کے نئے وسائل پیدا کرنے پر ہے تاکہ مستقل بنیادوں پر بجلی کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔

20۔ ماضی کی طرح اس سال بھی ہم نے توانائی کے شعبے میں اضافی اور سستی بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کے لیے سب سے زیادہ رقوم مختص کی ہیں۔ اس شعبے میں سرمایہ کاری رواں مالی سال کے 287 ارب روپے سے بڑھا کر اگلے مالی سال کے لیے 380 ارب روپے کی جارہی ہے۔

اس مد میں اس سال 130 ارب روپے سرکاری ترقیاتی پروگرام (PSDP) میں سے دیے جائیں گے جبکہ گذشتہ برس PSDP میں سے توانائی کے شعبے کو 112 ارب روپے دیئے گئے۔

21۔ اس سال PSDP میں توانائی کے شعبے میں داسو اور دیامر بھاشا ڈیم کے علاوہ بڑے منصوبے یہ ہیں:

☆ 969 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والے نیلم جہلم پن بجلی منصوبے کے لیے 61 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ تربیلا چوتھے توسیعی پن بجلی منصوبے کے لیے 16.5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کی استعداد 1,410 میگا واٹ ہے۔

☆ بلّوکی اور حویلی بہادر شاہ میں دو LNG توانائی منصوبوں کے لیے 60 ارب روپے رکھے جائیں گے۔ ان کی مجموعی طور پر بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت 2400 میگا واٹ ہو گی۔

22۔ اس کے علاوہ کئی اور منصوبے جیسا کہ چین کے تعاون سے دو عدد کراچی نیوکلیئر پاور پراجیکٹس (2,200 میگا واٹ)؛ چشمہ سول نیوکلیئر منصوبہ (600میگاواٹ)؛ گولن گول پن بجلی منصوبہ (106 میگاواٹ)؛ جھِم پیر اور گھارو میں ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے اور چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ III اور IV جیسے منصوبے بھی شامل ہیں۔

23۔ پانی، کوئلے، ہوا اور نیوکلیئر توانائی کے ذریعے بجلی پیدا کرنے والے منصوبوں کے اضافے سے پاکستان کے عوام کو سستی بجلی مہیا ہو گی جبکہ ترسیل و تقسیم کے نظام میں بہتری سے بجلی کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے گا۔ بجلی چوری کے خلاف اقدامات سے عام آدمی پر بوجھ مزید کم ہو گا۔

شاہراہیں (Highways)

24۔ پاکستان اپنے محلِ وقوع کی وجہ سے پورے خطے کو آپس میں ملانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس قدرتی نعمت کا بھرپور فائدہ اٹھانے اور اسے معاشی بہتری میں بدلنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم مواصلاتی نظام میں سرمایہ کاری کریں۔ لہٰذا ہم نے سڑکوں، شاہراہوں اور پُلوں کی تعمیر کے لیے 188 ارب روپے رکھے ہیں۔ پچھلے سال کے مقابلے میں یہ 18 فیصد کا اضافہ ہے۔

25۔ شاہراہوں کے شعبے میں لاہور۔کراچی موٹروے کی تکمیل ہماری اولین ترجیح ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ شاہراہ ملک کی تقدیر بدل دے گی۔ اس سے لوگوں کو روزگار میسر آئے گا، کھیت سے مارکیٹ تک رسائی آسان ہو گی اور اقتصادی اور معاشی ترقی میں اضافہ ہو گا۔ بجٹ 2016-17 میں ہم نے 230 کلومیٹر طویل لاہور۔عبدالحکیم سیکشن کے لیے 34 ارب روپے رکھے ہیں۔ اسی طرح 387 کلومیٹر طویل ملتان۔سکھر سیکشن کے لیے 19 ارب روپے رکھے گئے ہیں جبکہ 296 کلومیٹر طویل سکھر۔حیدرآباد سیکشن کے لیے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام PSDP میں 2.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ منصوبہ نجی شعبے کی شراکت سے زیرِ تعمیر ہے۔

26۔ کراچی۔لاہور موٹروے کے کئی حصوں کی تکمیل کے علاوہ ہم نے پاک چین اقتصادی راہداری کے دیگر حصوں پر کام شروع کرنے کے لیے بھی رقوم مختص کی ہیں۔ مزید برآں 118 کلومیٹر طویل تھاکوٹ۔حویلیاں رابطہ شاہراہ پر بھی کام جاری ہے اور اس سال ہم اس ضمن میں 16.5 ارب روپے رکھیں گے۔ برہان ہکلہ (Burhan-Hakla) موٹروے M-1 تا ڈیرہ اسماعیل خان شاہراہ کی تعمیر کے لیے بجٹ میں مجموعی طور پر 22 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

27۔ اس بجٹ میں شاہراہیں تعمیر کرنے کے بہت سے منصوبوں کے لیے رقوم مختص کی گئی ہیں۔ جن میں فیصل آباد۔خانیوال ایکسپریس وے، لواری ٹنل اور رابطہ سڑکیں، قلعہ سیف اللہ۔ لورالائی۔ ویگم روڈ، اور ژوب۔مغل کوٹ روڈ شامل ہیں۔

ریلویز (Railways)

28۔ ریلوے مسافروں اور سامان کی سستی، تیز رفتار اور آرام دہ ترسیل کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس کی ترقی ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہے۔

29۔ اسلام آباد اور کراچی کے درمیان حال ہی میں چلائی گئی گرین لائن ٹرین وزارتِ ریلوے کی شبانہ روز کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ یہ ایک تابندہ مستقبل کا آغاز ہے۔ پاکستان ریلویز انجنوں، بوگیوں، پٹریوں(Tracks) ،سگنل سسٹم اور ریلوے اسٹیشنوں کی بہتری میں سرمایہ کاری کرے گا۔

30۔ موجودہ مالی سال کے بجٹ میں مندرجہ ذیل منصوبے ہماری ترجیح ہوں گے:

☆ خان پور اور لودھراں کے درمیان پٹڑی کی بحالی کا منصوبہ زیرِ تکمیل ہے۔ اس سال ہم پورٹ قاسم تا بن قاسم اسٹیشن موجودہ پٹڑی کو دو رویہ/مزید بہتر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم CPEC منصوبہ ہے۔

☆ پاکستان ریلویز کو انجنوں اور بوگیوں کی شدید کمی کا سامنا ہے۔ اس لیے ہم نے نئے انجنوں کی خریداری کے لیے 14 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بوگیوں کی بہتری و بحالی کے لیے بھی اقدامات جاری رہیں گے۔

☆ تقریباً 800 کوچز اور دو ہزار Wagons کا مرمتی کام اس سال کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا۔

31۔ حالیہ بجٹ میں ہم نے ریلوے کیلئے 78 ارب روپے مختص کئے ہیں جن میں 41 ارب روپے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (PSDP) میں شامل40 ترقیاتی اسکیموں کے لیے اور 37 ارب روپے ریلوے ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن کی ادائیگی کے لیے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبے میں آئندہ مالی سال میں نجی شعبے اور بیرون ممالک سے مزید سرمایہ کاری ہونے کی توقع ہے۔

انسانی ترقی (Human Devlopment)

32۔ کسی بھی قوم کے لیے اس کے لوگ سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ اسی لیے انسانی ترقی پر ہونے والے اخراجات کو ہم سرمایہ کاری کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ مستقبل کی ترقی کی رفتار تیز کرنے کی بنیاد ڈالتے ہیں۔

33۔ اس شعبے کی ترقی کے لیے کئے جانے والے اقدامات کچھ یوں ہیں:

☆ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے 122 منصوبوں کے لیے 21.5 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس سے ملک بھر میں مختلف یونیورسٹیوں کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں مدد ملے گی۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ جاری اخراجات کی مد میں بھی 58 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کے لیے مجموعی طور پر 79.5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ رقم پچھلے برس کی نسبت 11 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صحت کے شعبے میں خدمات کی فراہمی مکمل طور پر صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ سال 2010 میں مشترکہ مفادات کونسل کے فیصلے کے تحت وفاقی حکومت نے موجودہ سال تک صحت اور بہبود کے قومی پروگراموں کے لیے رقوم فراہم کی ہیں۔ اس سال وفاقی حکومت Vertical Health Programs کی مد میں 22.4 ارب روپے رکھے گی۔ وزیراعظم کے قومی صحت انشورنس پروگرام (Prime Minister's National Health Insurance Progrm) پر عمل درآمد جاری رہے گا۔

Temporary Displaced Persons (TDPs) and Security Enhancement Developmnet Program

جناب اسپیکر!

34۔ ملکی امن اور سلامتی کو درپیش خطرات کا قلع قمع کرنے میں آپریشن ضربِ عضب انتہائی کامیاب اور مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں قومی امنِ عامہ کی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔ اور ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ سب ہماری بہادر افواج کے بے لوث جذبہ کے سبب ممکن ہوا جنہوں نے دہشت گردوں کی کھلی پناہ گاہوں کے خاتمے کے لیے عظیم قربانیاں دی ہیں جس کے لیے قوم اُن کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہے۔ آپریشن کے علاقوں سے عارضی طور پر بے گھر ہونے والے لوگوں کو باقی ملک میں ٹھہرایا گیا تھا۔ اب ان لوگوں کی منتقلی اور بحالی کا عمل جاری ہے۔

35۔ TDPs کے انتظامات ، ان کی واپسی اور بحالی کے علاوہ Security Enhancement Developmnet Program کے لیے 100 ارب روپے کی رقم مالی سال 2016-17 میں فراہم کی جائے گی۔

پاک چین اقتصادی راہداری(CPEC)

36۔ CPEC ایک تاریخی منصوبہ ہے جو پاکستان اور چین کے درمیان ایک نئے دور کا آغاز کرے گا اور ان کو دنیا کے دیگر ممالک سے جوڑنے میں مدد دے گا۔

37۔ اس منصوبے کے تحت تقریباً 46 ارب ڈالر کے منصوبوں پر سرمایہ کاری ہو گی جن میں سڑکوں کی تعمیر، ریلویز کا جال، ٹیلی کمیونیکیشن، گوادر پورٹ کی ترقی ، بجلی کی اضافی پیداوار اور ترسیلی نظام کے بڑے منصوبے شامل ہیں،جن سے پاکستان میں چاروں صوبوں اور خصوصی علاقوں کی ترقی میں اضافہ ہو گا۔

گوادر کی ترقی

38۔ آنے والے دنوں میں گوادر پاکستان کی معاشی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرے گا۔ اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے حکومت اس علاقے کی ترقی کیلیے بہت سنجیدہ ہے۔ چنانچہ ہم اپنے وسائل کا ایک خاطر خواہ حصہ بہت سے ایسے منصوبوں کے لیے مختص کر رہے ہیں جو گوادر کی ترقی کے لیے اہم ہیں۔

خصوصی اقدامات (Special Initiatives) برائے مالی سال 2016-17

جناب اسپیکر!

39۔ Macro Economic Stability کو 3 سال میں حاصل کرنے کے بعد یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کامیابیوں کو مزید مستحکم بنائیں، اصلاحات کے عمل کو تیز کریں اور پیچھے رہ جانے والے شعبوں کی ترقی کے لیے ضروری اقدامات اٹھائیں۔اس سلسلے میں اب میں چند اقدامات کا ذکر کرتا ہوں۔

برآمدات کا فروغ (Export Promotion)

40۔ برآمدات کی قدر میں کمی جیسے عالمی مسائل اور ہماری برآمدی اشیا کی محدود لسٹ کی بنا پر پاکستان کی برآمدی کارکردگی اپنی صلاحیت سے کہیں کم ہے۔برآمدات کے شعبہ کو پھر سے متحرک کرنے اور Exporters کو درپیش مشکلات کے خاتمے کے لیے بجٹ 2015-16 میں بہت سے اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا۔ان میں مندرجہ ذیل اقدامات شامل ہیں:۔

- ☆ وسط مدتی تجارتی حکمتِ عملی (Strategic Trade policy Framework) کی منظوری۔
- ☆ ایکسپورٹ/امپورٹ بنک (EXIM Bank) کا قیام ۔
- ☆ Drawback on Local Taxes and Levies کے تحت Exporters کیلئے 1.4 ارب روپے کا اجراء۔
- ☆ Export Refinance Facility (ERT) اور Long Term

Finance Facility (LTFF) کے مارک اپ میں کمی۔

41۔ مالی سال 2016-17 میں Exports بڑھانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے جارہے ہیں:۔

☆ تجارتی پالیسی کے تحت اسکیموں کے نفاذ کے لیے 6 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔

☆ رواں مالی سال کے لیے جاری Drawbak of Local Taxes and Levies سکیم اگلے مالی سال میں بھی جاری رہے گی۔

☆ Export Refinance Facility جس کا مارک اپ جون 2013 میں 9.5 فیصد تھا اس کو یکم جولائی 2016 سے 3 فیصد پر لایا جا رہا ہے۔

☆ چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی حوصلہ افزائی اور خصوصاً اُن کو نئی ٹیکنالوجی کے لیے سرمایہ کاری کرنے پر راغب کرنے اور غیر روایتی برآمدات (Non Traditional Exports) کی ترغیب دینے کے لیے ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن فنڈ قائم کیا جا رہا ہے۔

☆ پاکستان کی صنعتی برآمدات 5بڑے شعبوں یعنی ٹیکسٹائل، چمڑے، قالین بافی، کھیلوں کی مصنوعات اور سرجری کے آلات پر مشتمل ہیں۔ان پانچ شعبوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے یکم جولائی 2016 سے ان شعبوں کو Zero Rated Sales Tax کے نظام کے تحت کر دیا جائے گا۔

☆ زیرو ریٹنگ کی سہولت خام مال، Intermediate goods اور توانائی مثلا بجلی ، گیس ، تیل اور کوئلے کی خریداری کے لیے میسر ہو گی۔ ان شعبوں کی مقامی طور پر بیچی جانے والی Finished Goods پر موجودہ 5 فیصد سیلز ٹیکس لاگو رہے گا۔

☆ 30 اپریل 2016 تک تمام واجب الادا Sales Tax Refunds جن کے RPOs منظور ہو چکے ہیں ان کو 31 اگست 2016 تک ادائیگی کر دی جائے گی۔

ٹیکسٹائل کے شعبے کے لیے سہولیات

42۔ ٹیکسٹائل پاکستان کی اہم ترین صنعت ہے اور اس کی برآمدات کو فروغ دینے کیلئے بجٹ 2016-17 میں مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں:۔

☆ رواں مالی سال کے لیے جاری Drawbak of Local Taxes and Levies سکیم اگلے مالی سال میں بھی جاری رہے گی۔

☆ **ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن فنڈ:** ٹیکسٹائل کے شعبے کے لیے ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن اسکیم تیار ہو گئی ہے اور یکم جولائی 2016 سے اس کا نفاذ ہو گا۔ اس اسکیم سے SMEs کو خصوصی فائدہ ہو گا جو نئی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کے ذریعے عالمی سطح پر مقابلے کے قابل ہوسکیں گے۔

☆ **مشینری کی ڈیوٹی فری درآمد:** SRO 809 کے فوائد مالی سال 2016-17 میں بھی حاصل ہوں گے جس کے تحت ٹیکسٹائل مشینری بغیر ڈیوٹی کے درآمد کی جا سکتی ہے۔ مالی سال 2016-17 میں اس اسکیم میں گارمنٹس بنانے والی مزید مشینری بھی شامل کی جار ہی ہے۔ مشینری کی ڈیوٹی فری درآمد اور LTFF اورTUF کے تحت دی جانے والی مراعات ٹیکسٹائل کے شعبے میں مزید سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کریں گی جس سے برآمدات میں اضافہ ہو گا۔

☆ **Man Made Fibers** پر کسٹم ڈیوٹی: جو Man Made Fibers پاکستان میں تیار نہیں ہوتے، اُن کی Import پر رعایتی کسٹم ڈیوٹی برقرار رہے گی۔

☆ **Plant Breeders Rights Act**: کاشتکاروں کو معیاری بیج کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ہے۔ اس مقصد کیلئے ضروری ہے کہ نیا بیج تیار کرنے والے سائنسدانوں کی مناسب عزت افزائی ہو ۔اس قانون کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے جس کو پارلیمنٹ سے منظور کروا کر نافذ کیا جائے گا۔

زرعی شعبے کی بحالی

جناب اسپیکر!

43۔ زراعت پاکستان کی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ 44 فیصد آبادی کو براہِ راست روزگار مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا GDP میں 21 فیصد حصہ ہے۔قومی غذائی تحفظ کا انحصار بھی زراعت پر ہی ہے۔ لہٰذا زرعی شعبے کی کارکردگی میں بہتری سے GDP اور زرعی پیداور میں اضافہ دیہی آبادی کی آمدنی میں اضافے کا باعث ہوتا ہے۔

44۔ اجناس کے بڑھتے ہوئے ذخائر، کم ہوتی ہوئی قیمتیں اور غیر موزوں موسمی حالات کی وجہ سے زراعت کا شعبہ عالمی طور پر بحران کا شکار رہا ہے جس کے نتیجے میں زرعی آمدن میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ وزیراعظم محمد نواز شریف نے زرعی پیداوار کے لیے سستی کھاد، بیج، قرضے اور پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ستمبر 2015 میں 341 ارب روپے کے تاریخی کسان پیکیج کا اعلان

کیا تھا۔جس کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

☆ 40 ارب روپے کی Cash مالی امداد۔

☆ وفاق اور صوبوں کے اشتراک سے DAP پر 20 ارب روپے کی Subsidy جس سے DAP کی قیمت 500 روپے فی بوری تک کم ہوگئی۔

☆ یوریا کی قیمتیں کم رکھنے کے لیے Subsidy۔

☆ زرعی ٹیوب ویلوں پر بجلی کے رعایتی نرخ۔

45۔ رواں مالی سال میں زراعت کے شعبے کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت نے مزید خصوصی اقدامات کا فیصلہ کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محصولات میں رعایت۔

☆ محصولات میں کمی کے سلسلے میں بجٹ 16-2015 میں اعلان کی گئی رعایتوں کو بجٹ 17-2016 میں بھی جاری رکھا جائے گا۔ یہ تقریباً 15 ارب روپے کی رعایت ہے جو کہ زرعی شعبے کی ترقی میں معاون ہو گی۔

2۔ کھاد کی قیمتوں میں کمی۔

☆ زرعی شعبے پر ہونے والے اخراجات میں کھاد کا بڑا حصہ ہے۔حکومت نے پچھلے چند مہینوں میں Fertilizer Industry کو گیس کی قیمتوں میں کمی کے ذریعے یوریا کھاد کی قیمت کو 2050 روپے فی بوری سے 1800 روپے کروایا۔حکومت سے حالیہ مذاکرات کے نتیجے میں Industry نے اس قیمت میں مزید 50 روپے کم کرنے پر رضا مندی ظاہر کی ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جولائی 2016 سے یوریا کی قیمت کو مزید کم کر کے 1400 روپے کیا جائے۔

اس سلسلے میں ماضی کی طرح وفاقی اور صوبائی حکومتیں سبسڈی کی رقم جس کا اندازہ 36 ارب روپے ہے، برابر برابر ادا کریں گی۔

☆ DAP کھاد کا استعمال پیداوار کو بڑھانے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ DAP کی بوری کی موجودہ قیمت 2800روپے ہے۔حکومت سے حالیہ مذاکرات کے نتیجے میں Industry نے اس قیمت میں بھی 50 روپے کم کرنے پر رضا مندی ظاہر کی ہے۔حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم جولائی 2016 سےDAP کی قیمت کو 2500 روپے پر لایا جائے۔اس سلسلے میں ماضی کی طرح وفاقی اور صوبائی حکومتیں سبسڈی کی رقم جو 10 ارب روپے ہو گی، برابر برابر ادا کریں گی۔

3۔ زرعی قرضوں کی فراہمی میں اضافہ

کاشتکاروں خاص طور پر چھوٹے کسانوں کو زرعی قرضوں کی سہولیات میں اضافہ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ گذشتہ 3 سالوں میں زرعی قرضوں کا حجم 13-2012 میں 336 ارب روپے سے بڑھ کر 16-2015 میں 600 ارب روپے ہو رہا ہے۔ اگلے مالی سال 17-2016 کے لیے اس حجم کو بڑھا کر 700 ارب روپے کیا جا رہا ہے۔

4۔ قرضوں کے نرخ میں کمی

حکومت نے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے ذریعے زرعی ترقیاتی بنک، نیشنل بنک آف پاکستان، بنک آف پنجاب اور پنجاب کوآپریٹو بنک کے مارک اپ (Mark up) کو 2 فیصد تک کم کرنے کے لیے حکمتِ عملی تشکیل دی ہے۔

5۔ Credit Guarantee اسکیم

اس اسکیم کے تحت حکومت چھوٹے کسانوں کو دیئے جانے والے قرضہ جات کی عدم واپسی کی صورت میں متعلقہ مالی اداروں کو 50 فیصد تک کی ضمانت دے رہی ہے۔ چھوٹے کسانوں نے اس اسکیم میں بے حد دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا حکومت اگلے مالی سال 17-2016 میں اس اسکیم کے تحت 1 ارب روپے مختص کر رہی ہے۔

6۔ زرعی ٹیوب ویلوں کے لیے بجلی کے رعائتی نرخ

زرعی ٹیوب ویلوں کے لیے Off-peak موجودہ 8.85 روپے فی یونٹ ریٹ کو یکم جولائی 2016 سے کم کر کے 5.35 روپے فی یونٹ کیا جا رہا ہے۔ اس خصوصی رعایت کے نتیجے میں حکومت تقریباً 27 ارب روپے کے اخراجات برداشت کرے گی۔

ڈیری، لائیو سٹاک اور پولٹری کے شعبہ جات میں کسٹم ڈیوٹی پر رعایت

46۔ ڈیری، لائیو سٹاک اور پولٹری کے شعبہ جات میں سرمایہ کاری اور ترقی کے لیے یہ سفارشات دی جا رہی ہیں۔

- ☆ ڈیری، لائیو سٹاک اور پولٹری کے شعبہ جات کی درآمد پر عائد 5 فیصد کسٹم ڈیوٹی کی شرح کو کم کر کے 2 فیصد کیا جا رہا ہے۔
- ☆ Incubators, Brooders اور مویشیوں کے چارہ کے لیے استعمال ہونے والی مشینری پر عائد موجودہ کسٹم ڈیوٹی کو بھی 5 فیصد سے کم کر کے 2 فیصد کیا جا رہا ہے۔

ماہی پروری (Fish Farming) پر عائد کسٹم ڈیوٹی میں رعایت

47۔ Fish Farming کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جا رہے ہیں :۔

☆ Fish Feed Pellet Machines اور Water Aerators کی درآمد پر عائد کسٹم ڈیوٹی 5 فیصد سے کم کر کے 2 فیصد کی جا رہی ہے۔

☆ مچھلی کی خوراک پر 10 فیصد ڈیوٹی عائد ہے جبکہ کیکڑے/جھینگے کی خوراک پر یہ ڈیوٹی 20 فیصد ہے۔ ان دونوں کی خوراک کی درآمد پر عائد ڈیوٹی کو ختم کیا جا رہا ہے۔

☆ اسی طرح زندہ چھوٹی مچھلیوں کی درآمد پر عائد 10 فیصد کسٹم ڈیوٹی کو بھی ختم کیا جا رہا ہے۔

Cool Chain Machinery پر رعایت

48۔ فوڈ پروسیسنگ کی صنعت کے لیے Cool Chain Storage اور اس سلسلے کے Capital Goods کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ ہوں گے۔

کیڑے مار ادویات (Pesticides) پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ

49۔ اس وقت کیڑے مار ادویات اور ان کے اجزاء پر 7 فیصد کے رعایتی نرخوں پر سیلز ٹیکس واجب الادا ہے۔اس 7 فیصد سیلز ٹیکس کو ختم کیا جا رہا ہے۔

Silos کے لیے سیلز ٹیکس کی چھوٹ

50۔ اجناس کو ذخیرہ کرنے کی سہولیات میں استعمال ہونے والی مشینری اور آلات کے ساتھ Silos پر بھی سیلز ٹیکس ختم کیا جار ہا ہے۔

صنعتی ترقی (Industrial Development)

51۔ ہماری صنعت (Industrial Sector) نے 6.8 فیصد کی شرح ترقی سے موجودہ سال میں بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جبکہ Large Scale Manufacturing نے 4.6 فیصد کی شرح سے ترقی کی ہے۔ ملک میں صنعتی سرمایہ کاری کے عمل میں مزید اضافہ بہت ضروری ہے جس کے لیے مندرجہ ذیل مراعات کا اعلان کیا جارہا ہے:

Employment Generation پر Tax Credit میں اضافہ

52۔ ملازمتوں کی دستیابی اور صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لیے جون 2018 تک روزگار کے مواقع فراہم کرنے والی صنعتوں کو 50 ملازموں پر واجب الادا ٹیکس پر دیا جانے والا Tax Credit 1 فیصد سے بڑھا کر 2 فیصد کرنے کی تجویز ہے اور یہ رعایت جون 2019ء تک قائم ہونے والی صنعتوں کو دس سال کیلئے حاصل ہوگی۔

Registered Persons کو مصنوعات کی فروخت پر Tax Credit

53۔ سیلز ٹیکس کے تحت درج شدہ خریداروں کو 90 فیصد سے زیادہ فروخت کرنے کی صورت میں رجسٹرڈ کارخانہ دار کو واجب الادا ٹیکس پر 2.5 فیصد Tax Credit دیا جاتا ہے۔ اس Tax Credit کو ڈھائی فیصد سے بڑھا کر 3 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

پلانٹ اور مشینری کی جدت (BMR) کے لیے Tax Credit کی فراہمی

54۔ اس وقت 30 جون 2016 تک BMR کی مد میں کی گئی سرمایہ کاری کے 10 فیصد کی شرح پر واجب الادا ٹیکس پر دو سال کے لیے Tax Credit دیا جا رہا ہے۔ 100 فیصد نئی سرمایہ

کاری کی صورت میں BMR پر دیا جانے والا Tax Credit سرمایہ کاری کے 20 فیصد کی شرح پر واجب الادا ٹیکس پر 5 سال کے لیے دیا جا رہا ہے۔ اس مدت میں 30 جون 2019 تک توسیع دینے کی تجویز ہے۔

نئی صنعتوں کے قیام کے لیے Tax Credit کی فراہمی

55۔ 30 جون 2016 تک نئے حصص کے اجراء کے ذریعے نئی صنعتوں کے قیام کے لیے کی جانے والے 100 فیصد نئی سرمایہ کاری پر واجب الادا ٹیکس پر 5 سال کیلئے 100 فیصد Tax Credit دستیاب ہے۔ اس سلسلے میں 100 فیصد نئی سرمایہ کاری کی موجودہ شرط کو کم کر کے 70 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ مدت کو بھی بڑھا کر 30 جون 2019 تک توسیع کی تجویز ہے۔

موجودہ پلانٹ میں توسیع یا نئے منصوبے پر ٹیکس کریڈٹ

56۔ 30 جون 2016 تک نئے حصص کے اجراء کے ذریعے نئے پراجیکٹ پر کی جانے والی 100 فیصد نئی سرمایہ کاری یا موجودہ پلانٹ کی توسیع کی صورت میں واجب الادا ٹیکس میں 5 سال کیلئے 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ دیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں 100 فیصد نئی سرمایہ کاری کی موجودہ شرط کو کم کر کے 70 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ مدت کو بھی بڑھا کر 30 جون 2019 تک توسیع کی تجویز ہے۔

Greenfield Industrial Undertaking میں سرمایہ کاری کی صورت میں استثناء

57۔ وزیراعظم کے سرمایہ کاری پیکیج میں Greenfield Industrial Undertaking میں کی جانے والی سرمایہ کاری پر دیئے جانے والے استثناء کی 30 جون 2017 کو ختم ہونے والی مدت میں 30 جون 2019 تک اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

خام مال اور مشینری پر عائد کسٹم ڈیوٹی میں کمی

58۔ Industrial Sector کی GDP میں مزید اضافہ کیلئے 2 ہزار سے زائد اشیاء خصوصاً مشینری اور خام مال (Machinery and Raw Material) پر موجودہ 5 فیصد کسٹم ڈیوٹی کو کم کرکے 3 فیصد کرنے کی تجویز ہے جس سے صنعتی شعبے کو 18 ارب روپے کا فائدہ ہوگا۔

Bead Wire پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹی کا خاتمہ

59۔ ٹائر بنانے والی صنعت میں استعمال ہونے والے Bead Wire پر تاحال 10 فیصد کسٹم ڈیوٹی اور 30 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی عائد ہے۔ یہ مقامی طور پر تیار نہیں کی جاتی۔ لہٰذا مقامی طور پر ٹائر بنانے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے Bead Wire پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹی کے خاتمہ کی تجویز دی گئی ہے۔

گھریلو صنعت (Cottage Industry) کے Turnover کی حد میں اضافہ

60۔ گھریلو صنعت جس کی Turnover 50 لاکھ تک ہے کو سیلز ٹیکس کی ادائیگی سے استثناء حاصل ہے۔ Turnover کی اس سطح کو 50 لاکھ سے بڑھا کر 1 کروڑ کرنے کی تجویز ہے۔

اہم خام مال کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی میں رعایت

61۔ کئی اہم Industrial Raw Materials جس کی تفصیل فنانس بل 2016 میں دی گئی ہے اُن میں کسٹم ڈیوٹی میں کمی کی تجویز ہے۔

62۔ Protection of Local Industry : مقامی صنعتوں کو تحفظ دینے کیلئے مندرجہ ذیل آئٹمز پر مختلف ریٹس سے ڈیوٹی بڑھانے کیلئے فنانس بل 2016 میں تجویز ہے:

- Medium Density Fiber Board
- Cement Clinker
- Printed/Semi-Printed Security Paper
- Methyl Acetate

Energy Sector

63۔ توانائی کی بچت اور متبادل ذرائع کو فروغ دینے کیلئے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جا رہے ہیں:

LED لائٹس کی مقامی پیداوار پر کسٹم ڈیوٹی کی رعایت

64۔ LED لائٹس کے مختلف حصوں اور اجزاء کی درآمد پر 20 فیصد ڈیوٹی لاگو ہے جس کو کم کرکے 5 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

قابلِ تجدید توانائی (Renewable Energy) میں استعمال ہونے والی اشیاء کی درآمد کی حوصلہ افزائی

65۔ موجودہ قوانین کے مطابق قابل تجدید توانائی کی ٹیکنالوجی میں استعمال ہونے والے آلات کی ڈیوٹی فری امپورٹ کی اجازت ہے۔ چند نئے آئٹم بھی اس لسٹ میں شامل کرنے کی تجویز ہے۔ جن میں LED بلب ، Off-grid Portable Solar Home System وغیرہ شامل ہیں۔

Solar Panels کی درآمد پر دی جانے والی رعایت میں توسیع

66۔ ہر طرح کے Solar Panels اور ان کے حصوں کی درآمد پر 30 جون 2016 تک کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ دی گئی ہے۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ یہ چھوٹ 30 جون 2017 تک بڑھا دی جائے۔

تھرکول کے لیے ڈمپر ٹرکوں پر ٹیکس چھوٹ

67۔ تھرکول کے لیے Dumper Trucks کی درآمد پر سیلز ٹیکس ختم کرنے کی تجویز ہے۔

Financial Sector

جناب اسپیکر!

68۔ ہمارے Financial Sector میں حالیہ سالوں میں قابلِ قدر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔رواں مالی سال میں مارچ تک اس سیکٹر کے Assets 14300 ارب روپے تھے جو ایک سال پہلے 12100 ارب روپے تھے۔اس سیکٹر کا Capital Adequacy Ratio (CAR) 16.3 فیصد تھا جبکہ اس کی قانونی ضرورت صرف 10.25 فیصد تھی جو اس سیکٹر کی مضبوط Capital Base کا مظہر ہے۔ فنانشل سیکٹر کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مزید اقدامات کیے جا رہیں ہیں جو یہ ہیں:

- ☆ Financial Institutions (Secured Transaction) Bill 2016 جس کے ذریعے Moveable Assets پر قرضوں کے حوالے سے Charge پیدا کیا جاسکے گا۔
- ☆ Deposit Protection Bill 2016 جس کے ذریعے چھوٹے کھاتہ

داروں کے مفادات کو تحفظ حاصل ہو گا۔

وزیراعظم ہیلتھ انشورنس سکیم:

69۔ وفاقی وزارتِ صحت نے صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر وزیر اعظم ہیلتھ انشورنس اسکیم کا آغاز کیا ہے۔ اس کا مقصد غریب طبقے کو صحت کی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس سکیم کے تحت متعدد موذی امراض کے علاج اور ہسپتال داخل ہونے کیلئے بیمہ کی سہولت مہیا کی جائے گی۔ 18-2015 کے دوران اس اسکیم کے تحت 9 ارب روپے پریمیم ادا کیا جائے گا۔ ابتدا میں یہ اسکیم 23اضلاع میں شروع کی جارہی ہے۔ آہستہ آہستہ اس کا دائرہ کار معاشرے کے غریب ترین طبقے تک پھیلایا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں اسکیم میں شریک ہسپتالوں کو طبی سہولتیں بہتر بنانے کے لیے نرم شرائط پر قرضے فراہم کئے جائیں گے۔ ان قرضوں کی مدد سے شریک ہسپتال صحت کی سہولیات بشمول ماں اور بچے کے لیے طبی سہولیات کو بہتر بنانے پر توجہ دے سکیں گے۔ قرضے رعائتی نرخوں پر دستیاب ہوں گے جس کے لیے مارک اپ پر Subsidy دی جائے گی اور قرضے کے رسک میں شراکت کی جائے گی۔

وزیراعظم کی خصوصی اسکیمیں

70۔ سال 2013-14 کے بجٹ میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کی ہدایت پر نوجوانوں کے لیے مندرجہ ذیل خصوصی اسکیموں کا اجراء کیا گیا:

- ☆ نوجوانوں کیلئے وزیراعظم کی قرضہ سکیم
- ☆ PM Interest Free Loans Scheme
- ☆ PM Scheme for Provision of Laptops to Talented Students
- ☆ PM Fee Reimbursement Scheme for Less Developed

Areas

☆ PM Youth Training Program

☆ PM Youth Skills Development Scheme

71۔ بیشتر اسکیمیں مکمل طور پر شروع کی جا چکی ہیں اور ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔رواں مالی سال میں ان اسکیموں پر 19 ارب روپے کے اخراجات ہوئے۔آئندہ سال ان کے لیے20 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔جبکہ ساری اسکیمیں جاری ہو جائیں گی۔

Gender Responsive Budgeting

72۔ حکومت عورتوں کی سماجی و معاشی بہتری کے لیے پالیسیاں اور اقدامات مرتب اور عملدرآمد کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ اس ضمن میں بجٹ مختص کرنا ایک اہم عمل ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں ایک اصلاحاتی عمل شروع کیا ہے۔ وفاقی سطح پر Gender Responsive Budgeting (GRB) tools کا آغاز ہوگیا ہے۔ اس عمل میں ہم صوبائی حکومتوں کو شامل ہونے کی دعوت دے رہے ہیں جو 18 ویں ترمیم کے بعداُن شعبوں کی ذمہ دار ہیں جہاں خواتین کو زیادہ مواقع حاصل ہیں مثلاً تعلیم اور صحت۔

بجٹ تخمینہ جات (Budget Estimates)

73۔ اب میں آئندہ مالی سال کے محاصل اور اخراجات کے تخمینہ جات کی طرف آتا ہوں۔

74۔ مالی سال 2016-17 کے لئے وفاقی حکومت کے مجموعی مالی محصولات کا تخمینہ 4,915.5

ارب روپے لگایا گیا ہے جو کہ 16-2015 کے 4,332.5 ارب روپے کے مقابلے میں 13.5 فیصد زیادہ ہے۔ ہم نے ٹیکس وصولی کیلئے ایک بڑا ہدف رکھا ہے کیونکہ معاشی ترقی کیلئے ضروری سمجھے جانے والے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ زیادہ ٹیکس وصولی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

75۔ صوبائی حکومتوں کا ان ٹیکسوں میں حصہ اضافے کے ساتھ 2,136 ارب روپے ہے جو گذشتہ سال کے نظرثانی شدہ 1,852 ارب روپے کے مقابلے میں 15.3 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ وفاقی حکومت کے پاس باقی ماندہ وسائل 2,780 ارب روپے رہ جائیں گے جو کہ گذشتہ سال کے 2,481 ارب روپے سے 12.1 فیصد زیادہ ہے۔ وفاقی حکومت کو اس بات کا ادراک ہے کہ نئے انتظامات کے تحت صوبائی حکومتوں کی سماجی شعبے میں Service Delivery کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ لہٰذا ہم صوبائی حکومتوں کو پاکستان کے لوگوں کے لیے سماجی خدمت اور امن عامہ کی ذمہ داری بہتر طور پر ادا کرنے کے قابل بنانے کے لیے صوبوں کو دی جانے والی رقوم میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔

76۔ بجٹ میں مالی سال 17-2016 کے کل اخراجات 4,395 ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ 16-2015 کے Revised Estimates 4,096 ارب روپے سے صرف 7.3 فیصد زیادہ ہیں۔ محصولات میں بتدریج اضافے اور اخراجات میں کمی سے ہماری معیشت مستحکم ہوئی ہے۔

77۔ 16-2015 کے 3,282 ارب روپے کے مقابلے میں 17-2016 کے جاری اخراجات کا تخمینہ 3,400 ارب روپے ہے جو کہ صرف 3.6 فیصد زیادہ ہیں۔ تاہم دفاعی ضروریات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم نے افواجِ پاکستان کے دفاعی بجٹ کے لیے 16-2015 کے 776 ارب روپے کے مقابلے میں 17-2016 میں 860 ارب روپے مختص کیے ہیں جو کہ 11 فیصد کا اضافہ ہے۔ ایک ترقی پذیر معیشت کی سرمایہ کاری کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ترقیاتی بجٹ کے لیے

مناسب رقوم رکھی گئی ہیں۔ 2015-16 کے نظرثانی شدہ 661 ارب روپے کے مقابلے میں 2016-17 میں پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے لیے 800 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔جو کہ 21 فیصد کا اضافہ ہے۔ اس میں سیکیورٹی بڑھانے کے لیے خصوصی ترقیاتی پروگرام اور TDPs کی واپسی اور بحالی کے لیے بھی رقوم رکھی گئی ہیں۔

78۔ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ ہم بجٹ 2015-16 میں بجٹ خسارے کو کم کر کے 4.3 فیصد پہ لا رہے ہیں۔ آئندہ سال اسے مزید کم کر کے 3.8 فیصد پر لانے کا ہدف رکھا ہے۔

حصہ دوم

79۔ اب میں تقریر کے حصہ دوئم کی طرف آتا ہوں جو کہ ٹیکس تجاویز پر مشتمل ہے۔

80۔ میں نے اپنی تقریر کے پہلے حصے میں معزز ایوان کے سامنے معیشت کے مختلف شعبوں کی ترقی اور ٹیکس ریلیف کے حوالے سے مجوزہ اقدامات سامنے رکھے ہیں۔اب میں ایوان کے سامنے بجٹ میں ٹیکسوں میں ریلیف کی مد میں مزید اقدامات رکھنا چاہوں گا۔ اس سلسلے میں انکم ٹیکس کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کی تجاویز ہیں:

انکم ٹیکس

ریلیف اقدامات

81۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق کارپوریٹ کلچر کو فروغ دینے کے لیے کارپوریٹ ٹیکس کی شرح میں ہر سال 1 فیصد کمی کی جارہی ہے جو کہ 2013 میں 35 فیصد سے شروع ہوئی تھی اور 2018 تک کم ہو کر 30 فیصد تک ہو جائے گی۔2017 کے لیے کارپوریٹ ٹیکس کی شرح 31 فیصد ہو گی۔

82 اس وقت سٹاک ایکسچینج میں enlistment کے لیے قابل ادائیگی ٹیکس پر ٹیکس کریڈٹ

20 فیصد شرح پر ایک سال کے لیے دستیاب ہے۔اس منظّم سیکٹر کو فروغ دینے کے لیے ٹیکس کریڈٹ کی مدت کو ایک سال سے بڑھا کر دو سال کرنے کی تجویز ہے۔

83۔ مکانات کی تعمیر کے شعبے کی ترقی اور ملک میں مکانات کی قلت دور کرنے کے لیے قرضہ پر Deductible Allowance کی ایک ملین کی انتہائی حد کو بڑھا کر دو ملین کرنے کی تجویز ہے ۔

84۔ تعلیمی اخراجات کی مد میں ریلیف فراہم کرنے کے لیے ایسے افراد جن کی قابل ٹیکس آمدنی ایک ملین روپے سالانہ سے کم ہے ، انہیں فی بچہ یا بچی 60,000 روپے سالانہ تک سکول فیس ادائیگی پر 5 فیصد کی شرح سے ٹیکس چھوٹ دینے کی تجویز ہے۔

85۔ اس وقت approved پنشن فنڈ میں کنٹری بیوشن کے لیے زیادہ سے زیادہ 20 فیصد تک قابل ٹیکس آمدنی پر ٹیکس کریڈٹ دستیاب ہے ۔ علاوہ ازیں 41 سال سے زائد عمر کے افراد کے پنشن فنڈ میں 2 فیصد اضافی کنٹری بیوشن کی اجازت ہے جو کہ ان کی قابل ٹیکس آمدنی کے زیادہ سے زیادہ 50 فیصد تک دیا جائے گا، یہ سہولت فی الوقت 30 جون 2016 تک دستیاب ہے۔ تجویز ہے کہ اس سہولت کو 30 جون 2019 تک اس شرط کے ساتھ بڑھا دیا جائے کہ زیادہ سے زیادہ ٹیکس کریڈٹ پچھلے سال کی قابل ٹیکس آمدنی کے 30 فیصد تک ہی محدود رہے گا۔

86۔ کم آمدنی والے طبقے کی سہولت کے لیے تجویز ہے کہ لائف انشورینس ایجنٹس کو 5 لاکھ روپے تک دیئے گئے کمیشن پر ٹیکس ریٹس کو فائلرز کے لیے کم کر کے 8 فیصد تک لایا جائے۔ ملازم کے پراویڈنٹ فنڈ میں آجر کا حصہ ملازم کی تنخواہ کا دسواں حصہ یا ایک لاکھ روپیہ تک، جو بھی کم ہو،

ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ آجر کی طرف سے اس سے زیادہ کنٹری بیشن ملازم کے لیے اس کی قابل ٹیکس آمدنی شمار ہوتی ہے۔تنخواہ دار طبقے کو ریلیف دینے کے لیے آجر کی طرف سے ملازم کے پراوڈنٹ فنڈ میں 100,000 روپے کنٹری بیوشن کی حد کو بڑھا کر 150,000 کرنے کی تجویز ہے۔

87۔ بڑے بڑے ٹریڈنگ ہاؤسز کو ان کے کاروبار کے آغاز سے 10 سال کے عرصے تک 1 فیصد عائد minimum ٹیکس ریٹ سے استثنیٰ حاصل تھا۔یہ استثنیٰ جون 2016 میں ختم ہو جائے گا۔ ریٹیل سیکٹر کے اس منظّم شعبے میں مراعات دینے کے لیے اور اس میں غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے تجویز ہے کہ اس استثنیٰ کو آہستہ آہستہ واپس لیا جائے اور پورے ٹرن اوور پر minimum ٹیکس ریٹ کی شرح ٹیکس سال 2019 تک 0.5 فیصد تک کر دی جائے ۔

88۔ Fast-moving consumer goods کے ڈسٹری بیوٹرز منافع کی بہت کم شرح پر کاروبار کر رہے ہیں اسی لیے تجویز ہے کہ ان ایف ایم سی جی ڈسٹری بیوٹرز کی supplies جو کہ کمپنیوں کو کی جائیں،پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح 4 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کر دی جائے جبکہ کمپنیوں کے علاوہ دیگر کو دی گئی supplies پرودہولڈنگ ٹیکس کی شرح 4.5 فیصد سے کم کر کے 3.5 فیصد کر دی جائے۔ تاہم یہ کمی نان فائلز کو دستیاب نہیں ہو گی۔

89۔ فنانس ایکٹ 2015 کے تحت کارپوریٹ خدمات مہیا کرنے والوں پر 8 فیصد کی شرح سے minimum tax لاگو کیا گیا تھا کچھ ایسے کارپوریٹ خدمات مہیا کرنے والے جن کا منافع کی شرح کم تھا، کوٹیکس سال 2016 کے لیے 2 فیصد کے کم ٹیکس ریٹ کی سہولت دی گئی۔ تجویز ہے کہ کم منافع کی شرح والے کارپوریٹ خدمات مہیا کرنے والوں کو دستیاب 2 فیصد کم ٹیکس ریٹ کی سہولت کوٹیکس سال 2017 میں بھی جاری رکھا جائے۔ آئی ٹی سیکٹر کے فروغ کے لیے تجویز ہے

کہ کم ٹیکس ریٹ کی یہ سہولت آئی ٹی اور آئی ٹی سے منسلک خدمات کی فراہمی پر بھی دیجائے۔

جناب سپیکر!

90۔ سی پیک اور گوادر پورٹ ہماری معیشت کے لیے ایک گیم چینجر کی حیثیت رکھتے ہیں۔حکومت ان منصوبوں پر عملدرآمد کو آسان بنانے کے لیےمکمل طور پر پرعزم ہے۔گوادر پورٹ اور گوادر فری زون کی تعمیر انہیں مکمل Operational کرنے اور وہاں قائم ہونے والے کاروباروں کے لیے انکم ٹیکس ، سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی کے ضمن میں کئی مراعات کی تجاویز فنانس بل 2016میں شامل ہیں ۔

91۔ ایسے افراد بشمول بیوہ عورتیں اور معمر افراد جو اپنی جائیداد کے کرائے سے آمدن حاصل کر رہے ہیں، ان کی سہولت کے لیے individuals اور association of persons کو جائیداد سے ہونے والی آمدنی پرٹیکس کو آسان بنانے کے لیے تجویز ہے کہ ان کی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی کو ان کی دیگر آمدنی سے نہ جوڑا جائے اور جائیداد سے حاصل شدہ آمدنی کو الگ block کے طور پرٹیکس کیا جائے۔

ریونیو اقدامات

جناب سپیکر!

92۔ اب میں انکم ٹیکس قانون کے تحت ریونیو اقدامات کی تجاویز پیش کروں گا۔

93۔ ایڈوانس ٹیکس کی ادائیگی کا حساب آمدنی اور ٹرن اوور پر minimum ٹیکس کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور اسے چارقسطوں میں جمع کروایا جاتا ہے۔تاہم ایڈوانس ٹیکس کا حساب آلٹرنیٹ کارپوریٹ

ٹیکس کی بنیاد پر نہیں کیا جاتا۔تجویز ہے کہ ایڈوانس ٹیکس کی ادائیگی بھی ٹیکس سال 2015 اور اس کے بعد کے سالوں میں دیے گئے آلٹرنیٹ کارپوریٹ ٹیکس کی بنیاد پر کی جائے۔اس سے ٹیکس گذاروں پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑے گا بلکہ یہ ٹیکس اکھٹا کرنے کے طریقے میں ایک تبدیلی ہے۔ ایسی کمپنیاں جو gross loss ظاہر کرتی ہیں، اپنے ٹرن اوور پر 1 فیصد کے حساب سے minimum ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہیں۔ یہ استثنیٰ individuals اور AOPs کو میسر نہیں ہے۔ٹیکس ادائیگی سے پہلو تہی کی حوصلہ شکنی اور قوانین کے نفاذ میں ہم آہنگی کے لیے تجویز ہے کہ gross loss ظاہر کرنے والی کمپنیوں کا minimum ٹیکس سے استثنیٰ واپس لے لیا جائے۔

94۔ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ میں کاروباری سرگرمیاں عروج پر ہیں اور سرمایہ کاروں کو بے مثال منافع مل رہا ہے۔اس سیکٹر سے قومی خزانے میں مناسب حصہ ڈالنے کی بجا توقع کی جا سکتی ہے۔تجویز ہے کہ securities پر کیپٹل گین کے لیے زیادہ سے زیادہ قابل ٹیکس ہولڈنگ پیریڈ 4 سے بڑھا کر 5 سال کر دیا جائے۔ٹیکس قوانین کی پاسداری کی حوصلہ افزائی کے لیے مزید تجویز ہے کہ نان فائلرز کے لیے ٹیکس ریٹس کی شرح بڑھا دی جائے ۔

95۔ رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں سرمایہ کاری بھاری منافع کمانے کا ذریعہ بن چکی ہے۔ہماری حکومت اس سیکٹر کو بتدریج ٹیکس نظام کا حصہ بنانے کی کاوش کر رہی ہے۔اس وقت ایسی غیرمنقولہ جائیداد جو حصول کے دو سال کے بعد بیچی جائے، پر کوئی کیپٹل گین ٹیکس لاگو نہیں ہے تجویز ہے کہ ایسی غیر منقولہ جائیداد جو حصول کے پانچ سالوں کے اندر اندر بیچی جائے، پر 10 فیصد کی شرح سے کیپٹل گین ٹیکس عائد کیا جائے ۔

جناب سپیکر!

96۔ پاکستان سے باہر سر انجام دی گئی سروسز اور کانٹریکٹس اور بنکنگ چینل کے ذریعے بھیجی گئی رقومات کی gross amount پر 1 فیصد کی شرح سے ٹیکس لیا جاتا ہے۔ یہ شقیں چند دہائیاں پہلے قانون کا حصہ بنائی گئی تھی جب کوئی minimum tax نہیں تھا اور کانٹریکٹس اور سروسز پر ٹیکس کی شرح بہت کم تھی۔ تجویز ہے کہ پاکستان سے باہر سر انجام دی گئی سروسز پر 1 فیصد ٹیکس کی بجائے مقامی طور پر سر انجام دی گئی سروسز پر لاگوود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح کے 50 فیصد کے برابر، رعایتی ودہولڈنگ ٹیکس لگایا جائے۔

جناب سپیکر!

97۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے خدمات کی فراہمی پر مروجہ ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح 1 فیصد ہے جبکہ باقی خدمات کے لیے یہ شرح 8 سے 10 فیصد ہے جبکہ کم منافع والے سیکٹروں میں یہ شرح 2 فیصد تک ہے۔ تجویز ہے کہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے کاروبار کی مخصوص نوعیت کے باعث پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے فراہم کی گئی خدمات پر دو ہولڈنگ ٹیکس کی شرح 1 فیصد سے بڑھا کر 1.5 فیصد کر دی جائے اور ود ہولڈ کیے گئے ٹیکس کو ان ذرائع سے حاصل شدہ آمدنی پر فائنل ٹیکس تسلیم کیا جائے۔ اخبارات کی جانب سے نیوز پرنٹ کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کی رعایتی شرح اور نیوز پرنٹ پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ کی سہولت برقرار رہے گی۔

98۔ اس وقت انشورنس پریمیم ود ہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ زیادہ تر پالیسی ہولڈرز نان فائلرز۔ ٹیکس بیس کو وسعت دینے اور ٹیکس قوانین کی پاسداری کو فروغ دینے کے لیے تجویز ہے کہ جنرل انشورنس کی صورت میں انشورنس کمپنیاں ایڈجسٹبل ود ہولڈنگ ٹیکس فائلرز سے انشورنس پریمیم

کا 2 فیصد جبکہ نان فائلرز سے انشورنس پریمیم کا 4 فیصد کی شرح سے وصول کریں۔لائف انشورنس کی صورت میں نان فائلر پر ٹیکس کی شرح پریمیم کا 1 فیصد ہو گی جبکہ فائلرز کے لیے لائف انشورنس پر پریمیم کی ادائیگی پر کوئی ود ہولڈنگ ٹیکس نہیں ہوگا۔

99۔ ٹرم فنانس سرٹیفکیٹس پر منافع اگر کمپنی کو دیا جائے، تو ود ہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ ہے تاہم کمپنیوں پر ریٹرن جمع کراتے وقت اپنی آمدنی پر ٹیکس ادا کرنا ضروری ہے۔تجویز ہے کہ اس چھوٹ کو واپس لے لیا جائے تاکہ اس ذریعہ سے ٹیکس کے حصول کو سادہ بنایا جا سکے۔

100۔ کمرشل امپورٹرز کو شکایت ہے کہ مینوفیکچررز بعض اوقات exemption سرٹیفکیٹ کا غلط استعمال کرتے ہیں خاص طور پر جب وہ اس سہولت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے درآمد شدہ خام مال اپنے استعمال میں نہیں لاتے ہیں۔اس مسلۂ کے حل کے لیے اور سب کو یکساں مواقع فراہم کرنے کے لیے تجویز ہے کہ exemption سرٹیفکیٹ سے مستفید ہونے والے مینوفیکچررز کو استعمال، پیداوار اور ٹرن اوور کے لازمی آڈٹ کے عمل سے گذارا جائے۔

101۔ بجٹ 16-2015 میں ان صاحب ثروت ٹیکس گزاروں پر جن کی ٹیکس سال 2015 میں قابل ٹیکس آمدن 50 کروڑ سے زیادہ تھی اضافی ٹیکس عائد کیا گیا تھا تاکہ حکومت کے معمول سے ہٹ کر درپیش اخراجات پورے کرنے میں مدد مل سکے۔ یہ ٹیکس صرف ایک سال کے لیئے لگایا گیا تھا لیکن وہ حالات جن کی بنا پر اس ٹیکس کا نفاذ ناگزیر ہو گیا تھا اب بھی موجود ہیں اس لیے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس ٹیکس کو ایک اور سال کے لیئے عائد رکھا جائے۔

102۔ خدمات مہیا کروانے والے Non-Filer اداروں سے صوبائی ریونیو اتھارٹیز کے ذریعے

ٹرن اوور پر 3فیصد کی شرح سے ایڈوانس انکم ٹیکس وصول کرنے کی تجویز ہے۔

103۔ جائیداد کے لین دین کا حساب رکھنے اور Tax base کو وسیع کرنے کے لیے جائیداد کی خرید و فروخت پر ود ہولڈنگ ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔چونکہ ود ہولڈنگ ٹیکس کا اطلاق رجسٹری میں ظاہر کردہ قیمت پر کیا جاتا ہے جو اکثر اوقات اصل قیمت سے کئی گنا کم ہوتا ہے۔ اس لیے اس ٹیکس کے عائد کرنے کا مقصد پورا نہیں ہو رہا۔ لہٰذا تجویز ہے کہ ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں اضافہ کیا جائے۔ جائیداد کی خرید میں 30لاکھ کی چھوٹ جو ابھی موجود ہے برقرار رکھی جائے گی۔

104۔ معدینات کے کاروبار سے منسلک اشخاص کو Tax net میں شامل کرنے کے لیے تجویز کی جاتی ہے کہ صوبائی حکومتوں کے جو ادارے معدینات کے کھدائی کے لائسنس جاری کرتے ہیں اور معدینات پر رائلٹی وصول کرتے ہیں وہ متعلقہ اشخاص سے معدینات کی قدر پر 5فیصد کی شرح سے ود ہولڈنگ انکم ٹیکس وصول کریں۔

105۔ دنیا کے کئی ممالک میں ڈیویڈنڈ پر عام آمدن کی شرح سے ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ اس وقت ڈیویڈنڈ پر فائلرز کے لیئے 12.5فیصد سے اور نان فائلرز سے 17.5فیصد کی شرح پہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ ڈیویڈنڈ سے آمدن حاصل کرنے والے اشخاص کو گوشوارے جمع کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے تجویز ہے کہ فائلرز پر عائد ٹیکس کی شرح کو برقرار رکھتے ہوئے نان فائلرز کے ٹیکس کی شرح کو 17.5فیصد سے بڑھا کر 20فیصد کر دیا جائے۔ گوشوارے جمع کروانے کی صورت میں 12.5فیصد سے اضافی جمع کیا گیا ٹیکس ریفنڈ ہو سکے گا۔

106۔ تاجر طبقہ محاصل کی ادائیگی میں قومی آمدن GDP میں اپنے حصے کے مقابلے میں کافی

پیچھے ہے۔ ICAPاور پاکستان بزنس کونسل نے سفارش کی ہے کہ بجلی کے کمرشل صارفین پر 20,000ماہانہ سے زیادہ بل پر موجودہ 10% فیصد ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح کو بڑھایا جائے۔ اس لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ اس شرح کو بڑھا کر 12 فیصد کر دیا جائے۔

107۔ گذشتہ برس ہم نے بینکوں کی مختلف ذرائع سے حاصل شدہ آمدن پر یکساں شرح سے ٹیکس عائد کرنے کا نظام وضع کیا تھا۔ اس سال سے یہی نظام انشورنس کمپنیوں کے لیئے بھی متعارف کرنے کی تجویز ہے۔

108۔ اسٹاک مارکیٹ بروکرز کی شرح منافع کے تناظر میں ان سے وصول کردہ کمیشن پر 0.01 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح بہت کم ہے۔ اس لیئے تجویز ہے کہ ٹیکس کی شرح کو بڑھا کر 0.02 فیصد کر دیا جائے۔

109۔ انعامی بانڈ پر دیئے گئے انعام بعض اوقات چھپائی ہوئی آمدن کو قانونی بنانے کے لیئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس لیئے تجویز ہے کہ نان فائلرز کے لیئے انعامی بانڈ پر حاصل شدہ انعامی رقوم پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح 15 فیصد سے بڑھا کر 20فیصد کر دی جائے۔

110۔ نان فائیلرز کو ڈیویڈنڈ (dividend) سے آمدن پرفائیلرز کے مقابلے میں زیادہ شرح پر ٹیکس عائد ہوتا ہے ۔ میوچل فنڈز کے ادا کر دہ ڈیویڈنڈ پر فائیلرز اور نان فائیلرز کے درمیان مختلف شرح پرٹیکس عائد کرنے کا نظام رائج نہیں ہے۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ میوچل فنڈز سے وصول کردہ ڈیویڈنڈ پر نان فائیلرز سے 15 فیصد کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جائے جبکہ فائیلرز کے لیئے 10فیصد کی موجودہ شرح ہی برقرار رکھی جائے۔

111۔ 16-2015 کے بجٹ میں پاکستان مرکنٹائل ایکسچینج میں اجناس کے سودوں پر ودہولڈنگ ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ سودے کی پوری مالیت کے بجائے سودے سے حاصل شدہ آمدن پر 5 فیصد کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جائے۔

112۔ زیادہ تر ٹیکس گزار اپنے گوشوارں میں قابل ٹیکس آمدن کی حد سے کم آمدن ظاہر کرتے ہیں۔ اس وقت 5 کروڑ سے زیادہ ٹرن اوور بتانے والے اشخاص اور AOPs پر 1 فیصد کی شرح سے ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ اس سے کم ٹرن اوور ظاہر کرنے والے افراد اور AOPs پر یہ ٹیکس عائد نہیں ہوتا۔ تجویز کیا جاتا ہے کہ 1 فیصد کی شرح سے ٹرن اوور ٹیکس کا اطلاق اب 1 کروڑ سے زیادہ ٹرن اوور رکھنے والوں پر کیا جائے ۔

113۔ تعمیراتی اور رئیل اسٹیٹ شعبہ جات ہماری معیشت کے اہم اور تیزی سے نمو پذیر شعبے ہیں۔ لیکن ان سے ٹیکس کی وصولی ان شعبہ جات کے حجم اور ان میں کی جانے والی سرمایہ کاری کے مقابلے میں کہیں کم ہے۔ Association of Builders & Developers نے سفارش کی ہے کہ ان شعبہ جات کو ٹیکس کے دائرے میں لانے کے لیے اور ایف بی آر کے ساتھ ان کے تنازعات کو ختم کرنے کے لیے ان پر فکس ٹیکس کا نظام رائج کیا جائے۔ ان شعبہ جات میں کام کرنے والے ٹیکس گزاروں سے تعمیر کردہ اور فروخت کردہ رقبے پر فکسڈ ٹیکس لاگو کرنے کی تجویز کی جا رہی ہے۔

114۔ مقامی طور پر تیار شدہ ڈراموں اور سیریلز کو ترویج دینے ، مقامی پروڈکشن ہاؤسز کو غیر منصفانہ مسابقت سے تحفظ دینے اور پاکستان کی ثقافتی اقدار بیرونی ثقافتی یلغار سے محفوظ رکھنے کے لیے تجویز ہے کہ مقامی چینلز پر غیر ملکی ڈرامے اور سیریلز دکھانے پر ودہولڈنگ ٹیکس عائد کرنے کی

تجویز ہے۔

115۔ اس کے ساتھ مقامی ایڈورٹائزنگ کاروبار کو تحفظ مہیا کرنے کے لئے تجویز ہے کہ بیرون ملک بنائے گئے اشتہارات پر لاگت کا 20 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس وصول کیا جائے۔

سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی

116۔ جناب سپیکر اب میں سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں دی جانے والی سہولیات اس معزز ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

117۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترویج کے لیئے لیپ ٹاپ اور PC کمپیوٹر کو سیلز ٹیکس سے استثناء دینے کی تجویز ہے۔ اس سے غیر قانونی درآمدات کی حوصلہ شکنی ہو گی اور قانونی درآمدات کی حوصلہ افزائی ہو گی۔

118۔ استعمال شدہ ملبوسات عام آدمی کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اس وقت ان پر سیلز ٹیکس کی مجموعی شرح 10فیصد ہے جس میں 2فیصد اضافی سیلز ٹیکس بھی شامل ہے۔ کم آمدن رکھنے والے شہریوں کی سہولت کے لیئے 2فیصد اضافی سیلز ٹیکس کو ختم کرنے کی تجویز ہے۔

119۔ اٹھارویں آئینی ترمیم کے بعد صوبوں نے خدمات پر سیلز ٹیکس خود عائد کرکے وصول کرنا شروع کر دیا ہے۔ صوبوں نے کچھ ایسی خدمات پر بھی سیلز ٹیکس عائد کر دیا ہے جن پر وفاق پہلے سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی وصول کر رہا تھا۔ ان سروسز میں بینکنگ، انشورنس، سٹاک بروکرز، کرنسی ایکسچینج اور دوسری سروسز شامل ہیں۔ صوبوں کی سفارش پر ان خدمات پر جن پر صوبے سیلز ٹیکس عائد

کر چکے ہیں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی واپس لینے کی تجویز ہے۔

جناب اسپیکر!

120۔ اب میں چند تجاویزات سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے محاصل میں اضافہ کے لیے پیش کروں گا۔

121۔ سٹیشنری کی مختلف اشیاء پر اس وقت سیلز ٹیکس کی زیرو ریٹنگ کا نظام نافذ ہے جس کے غلط استعمال کا امکان ہے۔ اس غلط استعمال کو روکنے کے لیے سٹیشنری کی اشیاء کے زیرو ریٹنگ کے نظام کو ختم کرتے ہوئے ان اشیاء کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

122۔ دودھ، Fat-filled دودھ اور شیر خوار بچوں کی milk preparations پر زیرو ریٹنگ کی سہولت ہے۔ تجویز ہے کہ شیر خوار بچوں کی milk preparations پر زیرو ریٹنگ برقرار رکھی جائے جبکہ دودھ اور Fat filled دودھ جو Retail Packaing میں فروخت ہوتا ہے، سے زیرو ریٹنگ کی سہولت واپس لے لی جائے اور Exemption کو برقرار رکھا جائے۔

123۔ اس وقت سیمنٹ پر ایکسائز ڈیوٹی کی شرح 5 فیصد ہے۔ اس نظام میں تبدیلی کر کے 1 روپیہ فی کلو کی شرح سے ڈیوٹی لگانے کی تجویز ہے۔

124۔ موبائل فون درآمد پر ٹیکس کی شرح کو موجودہ قیمتوں کے مطابق لانے کے لیے اعلیٰ اور

درمیانے درجے کے موبائل فون پر سیلز ٹیکس کو بالترتیب 500 اور 1000 روپے سے بڑھا کر 1000 اور 1500 روپے کرنے کی تجویز ہے۔ نچلے درجے کے موبائل فون پر ٹیکس کی شرح بدستور 500 روپے رہے گی۔

125۔ سگریٹ کے استعمال کی حوصلہ شکنی اور اس مضرِ صحت شے سے زیادہ ٹیکس کے حصول کے لیے سگریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی کو دو مرحلوں میں بڑھانے کی تجویز ہے جس میں پہلا مرحلہ 30 نومبر تک ہے۔ نچلے درجہ کے سگریٹ کے ریٹ میں تقریباً 23 پیسہ فی سگریٹ اور اعلیٰ درجہ کے سگریٹ میں تقریباً 55 پیسہ فی سگریٹ اضافہ کی تجویز ہے۔

126۔ اس وقت Aerated Water پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 10.5% کی رعائیتی شرح سے نافذ ہے۔ اس کو بڑھا کر % 11.5 کی رعائیتی شرح لاگو کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

127۔ وہ چھوٹے تاجران جو Tier-1 میں آتے ہیں، اُن کی سہولت اور مشکلات کے ازالہ کے لیئے موجودہ نظام کے ساتھ ساتھ Turn over پر 2% ٹیکس ادا کرنے کا آسان نظام مہیا کرنے کی تجویز ہے۔

128۔ مرغبانی کی خوراک میں استعمال ہونے والے اہم اجزاء بشمول Soybean Meal اور Vitamin Pre-mixes پر سیلز ٹیکس اور کسٹمز ڈیوٹی کی رعایتی شرح برقرار رکھی جائے گی۔ تاہم دیگر چند اجزاء جن پر سیلز ٹیکس کی شرح 5 فیصد ہے، اسے بڑھا کر 10 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

129۔ اس وقت سنگ مرمر کی کٹائی اور پالش کی صنعت میں کام کرنے والے زیادہ تر لوگ ٹیکس کے دائرہ سے باہر ہیں انہیں سیلز ٹیکس کے نیٹ میں لانے کے لیئے بجلی کے استعمال کی بنیاد پر 1.25 روپے فی Kilo Watt Hour کی شرح سے سیلز ٹیکس لگانے کی تجویز ہے۔

کسٹم ڈیوٹی

130۔ اب کسٹم ڈیوٹی سے متعلق تجاویز ایوان کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں۔

Tariff Slabs میں کمی

131۔ دو سال پہلے وزیر اعظم صاحب کی ھدایات کی روشنی میں کسٹم ٹیرف کی اصلاح کا کام شروع کیا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں 15-2014 کے بجٹ میں زیادہ سے زیادہ ڈیوٹی کی شرح30 فیصد سے کم کر کے 25 فیصد پر لائی گئی اورTariff Slabs کو7 سے کم کر کے 6 کر دیا گیا۔

132۔ پچھلے سال زیادہ سے زیادہ ڈیوٹی کی شرح کو مزید کم کر کے اُسے بیس فیصد پر لایا گیا اور Tariff Slabs کو 6 سے کم کر کے 5 کر دیا گیا۔اس سال Tariff Slabs کو مزید کم کر کے 5سے 4 کیا جا رہا ہے۔ آئندہ مالی سال سے 3فیصد ، 11فیصد، 16 فیصد اور 20فیصد کی Slabs لاگو ہوں گی ۔

جناب سپیکر

133۔ ملکی معیشت کی ترقی میں گاڑیاں بنانے والا شعبہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حکومت نے

(Auto Development Policy) کا پہلے ہی اِعلان کر دیا ہے.

134۔ اس بجٹ میں اُس پالیسی کو نافذ کرنے اور اُس پر عملدرآمد کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس عمل سے اس شعبے میں نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہو گی اور معشیت کا یہ اہم شعبہ مزید ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر

135۔ وٹامن اور منرلز کی کمی پاکستان میں صحت کا ایک اہم مسلہ ہے۔ پاکستان مبینہ طور پر دُنیا کے اُن ممالک میں سے ہے جہاں پر45 فیصد سے زیادہ بچے مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے نشونما کے مسائل کا شکار ہیں ۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے خوراک خصوصاً گھی۔ کوکنگ آئل اور آٹے وغیرہ میں وٹامنز پری مکسز ، منرلز اور فوڈ گریڈ کے مائکرونیوٹرنس کو فروغ دینے کے لیے یہ تجویز کیا جا تا ہے کہ ان پر کسٹم ڈیوٹی کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔ اس کے لیے درآمدی مقدار کا تعین وزارت صحت کرے گی۔

جناب سپیکر

136۔ مضرصحت اشیاء کے استعمال کی حوصلہ شکنی کے لئے یہ تجویز کیا جا تا ہے کہ چھالیہ اور پان کے پتوں پر کسٹم ڈیوٹی کی موجودہ شرح 10 فیصد اور 300 روپے فی کلو سے بڑھا کر بالترتیب20 فیصد اور 600 روپے فی کلو کی جائے ۔

حصہ سوم

سرکاری ملازمین اور پنشنرز کیلئے ریلیف اقدامات

جناب سپیکر!

137۔ سرکاری ملازمین ، پنشنرز اور ورکرز کے لیے مندرجہ ذیل ریلیف اقدامات کا اعلان کرتا ہوں:۔

- ☆ 2013 اور 2014 کے عارضی اضافے کو بنیادی تنخواہ کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔
- ☆ وفاقی حکومت کے تمام ملازمین کو یکم جولائی 2016 سے Running Basic Pay پر10 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دیا جائے گا۔
- ☆ سول آرمڈ فورسز کے سرحدی علاقوں میں تعینات افراد کے لیے Special Area Compensatory Allowance جو 210-50 روپے ماہانہ تھا بڑھا کر 300 روپے ماہانہ کیا جا رہا ہے۔
- ☆ چترال، دیر، ہزارہ ڈویژن، سوات اور مالا کنڈ میں تعینات ملازمین کا Unattractive Area/Compansatory Allowance خیبر پختونخواہ حکومت کے برابر کیا جا رہا ہے۔
- ☆ معذور افراد کے سپیشل کنوینس الاؤنس کو بڑھا کر 1000 روپے ماہانہ کیا جا رہا ہے۔

☆ قاصد/ نائب قاصد/ دفتری کا متفرق الاؤنس 300 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 450 روپے ماہانہ کیا جارہا ہے۔

☆ پاک فوج کے افسران کو سول ذمہ داریوں پر تعینات کرنے کے لیے لباس کی مد میں ملنے والے الاؤنس کو 800 روپے سے بڑھا کر 2500 روپے اور واپس فوج میں تعیناتی کے وقت لباس کی مد میں ملنے والے الاؤنس کو 500 روپے سے بڑھا کر 2000 روپے کیا جا رہا ہے۔

☆ گریڈ 1 سے 15 تک کے ملازموں کو بعد از دفتری اوقات کام کرنے کی صورت میں ملنے والے کنوینس الاؤنس میں 50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

☆ درجہ چہارم کے ملازمین کی تجویز پر گریڈ 1 سے 4 کے ملازمین کو ملنے والے واشنگ الاؤنس اور ڈریس الاؤنس 100 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 150 روپے ماہانہ کیے جا رہے ہیں۔

☆ وفاقی ملازمین کو M.Phil الاؤنس کی ادائیگی P.hd الاؤنس کے 25فیصد یعنی 2500 روپے ماہانہ کے مطابق دیا جائے گا۔

☆ ایڈیشنل چارج الاؤنس اور ڈیپوٹیشن الاؤنس کی بالائی حد 6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 12000 روپے کی جا رہی ہے۔

☆ کرنٹ چارج کی خصوصی تنخواہ کی بالائی حد 6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 12000 روپے ماہانہ کی جا رہی ہے۔

☆ Qualification Pay میں 50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے اور اس میں ACCA، CIMA، CA، ICMA، ICWA، ACCA ، CIMA، NMC، NDC، SMCاور MCMC وغیرہ وغیرہ شامل ہوں گے۔

☆ LDC کی پوسٹ گریڈ7 سے اپ گریڈ کر کے گریڈ9 میں ، UDC کی پوسٹ گریڈ9 سے گریڈ11 میں ، اسسٹنٹ کی پوسٹ گریڈ14سے گریڈ 16 میں اور

اسسٹنٹ انچارج گریڈ 15 سے گریڈ 16 میں کی جا رہی ہے۔

☆ اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری کے اوقاف ڈائریکٹوریٹ میں خطیب کی پوسٹ گریڈ 12 سے اپ گریڈ کر کے گریڈ 15 میں، مؤذن/مدرس کی پوسٹ گریڈ 5 سے اپ گریڈ کر کے گریڈ 7 سے، خادم کی پوسٹ گریڈ 5 سے اپ گریڈ کر کے گریڈ 6 میں کی جا رہی ہے۔

☆ FATA,PATA اور بلوچستان وفاقی لیوی فورس کا رسک الاؤنس 2008 کے پے سکیل کے مطابق ایک مہینے کی Initial Basic Pay کے برابر کیا جا رہا ہے۔

☆ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی طرز پر مزدور طبقے کی بہبود کے لیے Minimum Wage کی شرح کو 13000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 14000 روپے ماہانہ کیا جا رہا ہے۔

138۔ حکومت پنشنرز اور اُن کے خاندانوں کے مسائل سے آگاہ ہے۔اُن کی فلاح کے لیے موجودہ حکومت نے پچھلے 3 سال میں کئی اقدامات اٹھائے ہیں۔ پنشنرز کی مزید بہتری کے لیے مندرجہ ذیل ریلیف اقدامات کا اعلان کیا جاتا ہے۔

☆ وفاقی سطح کے تمام پنشنرز کی پنشن میں یکم جولائی 2016 سے 10 فیصد اضافہ۔

☆ وفاقی حکومت کے 85 سال کے زائد کے پنشنرز کی پنشن میں یکم جولائی 2016 سے 25 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

☆ سابق مشرقی پاکستان کے پنشنرز کو ملنے والی اعزازی پنشن 2000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 6000 روپے ماہانہ کی جا رہی ہے جبکہ اُن کے خاندان کو ملنے والی پنشن 1000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 4500 روپے ماہانہ کی جا رہی ہے۔

☆ نیشنل سیونگز کی پنشنرز اسکیم اور Senior Citizens اور بیواؤں کے لیے بہبود سکیم کی Investment کی بالائی حد 40 لاکھ روپے سے بڑھا کر 50 لاکھ کی جا رہی ہے۔

139۔ تنخواہ، پنشن اور الاؤنس میں اضافے پر تقریباً57ارب روپے کا اضافی خرچہ آئے گا۔

اختتامی کلمات

جناب اسپیکر!

140۔ ہم نے جمہوری حکومت کا چوتھا بجٹ پیش کیا ہے۔ ملک کیلئے یہ ایک نہایت نیک شگون ہے۔ ہم توازن، اعتماد اور مضبوط جذبے کے ساتھ اپنے Tenure کے چوتھے سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ معیشت کی تقریباً ہر جہت بشمول Growth Rate میں اضافہ، افراطِ زر میں کمی، مالی نظم و ضبط، ٹیکس محصولات میں اضافہ، مستحکم شرحِ مبادلہ، زرِ مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ اور ایک مستحکم External Account بہتر ہو رہی ہے۔ ہمارے سب سے بڑے نقاد بھی معیشت کے استحکام کا اعتراف کرتے ہیں۔ ملک میں سرمایہ کاری کا آغاز ہو چکا ہے۔ جس میں CPEC کی سرمایہ کاری بھی شامل ہے اور اُس کے علاوہ بھی کئی منصوبے ہیں۔

141۔ ہمیں احساس ہے کہ یہ کامیابی ہمارے لوگوں کی صلاحیت سے کم ہے۔ بے شک ہماری منزل تو یہ ہے کہ اپنے لوگوں کو اُن کے خواب اور اُمنگوں کو پورا کرنے کا موقع دیا جائے۔ ہم ایک ایسے پاکستان کی تعمیر کر رہے ہیں جس میں ان خوابوں کی تعبیر ممکن ہوسکے گی۔ ہم توانائی کے شعبے میں ایسی سرمایہ کاری کر رہے ہیں جس سے ملک میں کئی سالوں سے جاری لوڈ شیڈنگ سے نجات مل جائے گی، بڑھتی ہوئی طلب کے مطابق گیس میسر ہو گی، آبادی کی تعلیم اور صحت کی ضروریات کیلئے

خاطر خواہ سکول ، یونیورسٹیاں، ڈسپنسریاں اور ہسپتال موجود ہوں گے۔ پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا چھٹا سب سے بڑا ملک ہے اور اس کی زیادہ تر آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ بنیادی سہولتوں کا فقدان اور اندھیرے ہماری تقدیر نہیں۔ ہم ایک اسلامی ملک اور ایک ذمہ دار ایٹمی طاقت ہیں۔ہمیں ایک مضبوط اور خوشحال معیشت کی ضرورت ہے۔ یہی ہمارا حتمی مطمعِ نظر ہے جس کیلئے ہم نے ایک مضبوط بنیاد فراہم کر دی ہے۔ اور ہم اس راستے پر چلتے رہیں گے۔

142۔ میں ایک عرصے سے تمام سیاسی جماعتوں سے یہ گذارش کرتا آ رہا ہوں کہ ہمارے ملک کو ایک میثاقِ معیشت (Charter of Economy) کی ضرورت ہے۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ معیشت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے ہمیں چند مسلمہ اصولوں پر اتفاق کرنا ہوگا جو سیاسی اتار چڑھاؤ سے متاثر نہ ہو۔ میں ایک دفعہ پھر حکومت کی جانب سے تمام سیاسی جماعتوں سے گذارش کروں گا کہ وہ اس میثاق کو بنانے کے لیے مل بیٹھیں۔اور جیسے گذشتہ 3 سال میں کئی مواقع پر یہ ثابت ہوا کہ ہم باہمی مشاورت اور افہام وتفہیم سے مشکل معاملات کا حل نکال لیتے ہیں۔ لٰہذا اس معاملے پر بھی اگر ہم مل بیٹھیں تو ایک متفقہ میثاق کو عملی شکل دی جا سکتی ہے۔

143۔ بجٹ 2016-17 پہلے 3 بجٹوں کی طرح اب تک حاصل ہونے والی کامیابیوں کو مزید مستحکم کرنے اور ملکی ترقی کی رفتار کو مزید تیز کرنے کا عزم ظاہر کرتا ہے۔ 800 ارب روپے کی وفاقی PSDP اور875 ارب روپے کی صوبائی سرمایہ کاری سے مجموعی طور پر ترقیاتی اخراجات کا حجم 1,675 ارب روپے ہو جائے گا جو کہ GDP کا تقریباً 5.7 فیصد ہے۔ نجی شعبے کی سرمایہ کاری کو شامل کر کے Investment to GDP کی شرح قابلِ ذکر حد تک بڑھ جائے گی جو آئندہ سال کے 5.7 فیصد Growth Rate کے حصول میں مددگار ہوگی جس سے ہمارے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس کے علاوہ Poverty Alleviation پروگراموں کی وجہ سے ملک میں غربت کم ہو گی۔

144۔ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ اُس پاکستان کی تعمیر ہے جس کا خواب قائداعظمؒ نے دیکھا تھا۔ پاکستان کے پہلے بجٹ کے موقع پر کراچی میں اپنے خطاب میں قائداعظمؒ نے ارشاد فرمایا:

''میرے ذہن میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک تابناک مستقبل پاکستان کا منتظر ہے جب وہ اپنے بے پناہ انسانی اور قدرتی وسائل کو پوری طرح سے استعمال کرنے کے قابل ہو جائے۔جس راستے پر ہم سفر کر رہے ہیں وہ یقیناً اس وقت دشوار گذار ہے لیکن بہادری اور ثابت قدمی سے ہمیں اپنا مقصد حاصل کرنا ہے۔یعنی ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان کی تعمیر''

145۔ ہم قائداعظمؒ کے اس تصور پر یقین رکھتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کی صلاحیتوں سے کوئی بھی منزل ناقابلِ حصول نہیں ہے۔شاعرِ مشرق اور تصورِ پاکستان کے خالق علامہ اقبالؒ کو بھی ہمارے لوگوں کی اس صلاحیت پر یقین تھا اور انہوں نے اس شعر میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے:

جرأت ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا ملکِ خدا تنگ نہیں ہے

جناب اسپیکر!

146۔ میں اس معزز ایوان کا شکرگزار ہوں جنہوں نے آج مجھے آئندہ سال کے بجٹ کو پیش کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں آپ کا بھی شکرگذار ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے ایسی ہی آسانیاں پیدا کرتا رہے جو اس نے حالیہ سالوں میں کی ہیں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد